سلسلہ
مواعظ حسنہ
نمبر ٦٨

تعلیم قرآن میں شان رحمت کی اہمیت

عارف باللہ حضرت اقدس
مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم

کتب خانہ مظہری
گلشن اقبال کراچی پاکستان

سلسلہ مواعظ حسنہ نمبر ۔ ۶۸

تعلیم قرآن

میں شانِ رحمت کی اہمیت

عارف باللہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم

گلشن اقبال ۲ کراچی ۴۷
پوسٹ کوڈ ۷۵۳۰۰
فون : ۴۹۹۲۱۷۶

انتساب

احقر کی جملہ تصنیفات وتالیفات مرشدنا ومولانا

محی السنہ حضرت اقدس شاہ ابرار الحق صاحب دامت برکاتہم

اور حضرت اقدس مولانا شاہ عبدالغنی صاحب پھولپوری رحمۃ اللہ علیہ

اور حضرت اقدس مولانا شاہ محمد احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ

کی صحبتوں کے فیوض وبرکات کا مجموعہ ہیں۔

محمد اختر عفا اللہ تعالیٰ عنہ

فہرست

عنوان	صفحہ
قرآن پاک کی خدمت کا اعزاز	۵
حملة القرآن اور اصحاب اللیل کا ربط	۶
تہجد کا ایک آسان طریقہ	۶
اساتذۂ قرآن پاک کو حکیم الامت تھانوی کی نصیحت	۹
تعلیم قرآن میں اسم رحمٰن کے نزول کا راز	۱۰
سنگدلی کا ایک عبرتناک واقعہ	۱۰
بچوں کی پٹائی کرنے والے اساتذہ کی سزا	۱۱
حضرت والا کی ابتدائی زندگی کے بعض حالاتِ رفیعہ	۱۲
اساتذہ کو پٹائی سے باز رکھنے کی بعض تدابیر	۱۴
اساتذہ میں شانِ رحمت کی اہمیت	۱۵
اساتذہ کرام کو چند خاص نصیحتیں	۱۶
غصہ کا علاج	۱۹
چالاکوں کا مرض	۱۹
حضرت شیخ پھولپوریؒ کی فنائیت کا واقعہ	۲۰
دل کو نرم کرنے والا وظیفہ	۲۱
کاموں میں آسانی کے لیے ایک مسنون دُعا	۲۲
دو مُہلک بیماریاں	۲۳
صورت پرستی کی خبیث بیماری	۲۴
نفس کی قید سے رہائی کی تمثیل	۲۶
قیامت تک اولیاء اللہ کے پیدا ہونے کا ثبوت	۲۷
غصہ کی تباہ کاریاں	۲۸
قرآن پاک میں غصہ کا علاج	۲۸
غیظ اور غضب کا فرق	۲۹
غصہ کے نفاذ کے حدود	۳۱
غصہ پی جانے کے چار انعامات	۳۱
(۱)۔ امن وسکون	۳۲
حضرت پھولپوریؒ کی تواضع اور فنائیت	۳۲
(۲)۔ اپنی پسند کی حور کا انتخاب	۳۳
(۳)۔ اللہ کی طرف سے ایک خاص اعزاز	۳۳
(۴)۔ جنت میں اُونچے محل اور بلند درجات	۳۳
اساتذہ امارد سے سخت احتیاط کریں	۳۴
غیر حسین لڑکوں سے بھی احتیاط ضروری ہے	۳۵
نفس کی چالوں سے ہوشیار!	۳۶
لڑکوں کے عشق کی ذلت ورسوائی اور عذاب	۳۶
مرد کا بے پردہ لڑکیوں کو پڑھانا حرام ہے	۳۸
پردہ سے پڑھانا بھی فتنہ سے خالی نہیں	۴۰
قرآن پاک کے اساتذہ کو خاص نصیحت	۴۰
خبیث فعل	۴۱
مرتکب بدفعلی کی تعلیم قرآن پاک سے محرومی	۴۲
مجرمانہ خوشی	۴۳
حسین یا بال بردار جہاز؟	۴۳
بوڑھے اور بوڑھیوں کے جلوس کا مراقبہ	۴۴
قرآن مجید میں حضور ﷺ کی زندگی کی قسم کا راز	۴۴
بدفعلی سے بچانے والا ایک مراقبہ	۴۵
غض بصر کے ساتھ حفاظتِ فرج کے حکم کا راز	۴۶
بدفعلی سے بچانے والا دوسرا عجیب وغریب مراقبہ	۴۷

ضروری تفصیل

نام وعظ : **تعلیم قرآن میں شانِ رحمت کی اہمیت**

واعظ : عارف باللہ حضرت اقدس مرشدنا ومولانا شاہ محمد اختر صاحب دام ظلالھم علینا الیٰ ماۃ وعشرین سنۃ مع الصحۃ والعافیۃ وخدمات الدینیۃ و شرف حسن القبولیۃ

موضوع: قرآن پاک کی تعلیم میں اساتذہ کو ہدایت کہ شانِ رحمت کو غالب رکھیں

مرتب : یکے از خدام حضرت والا مدظلہم العالی

کمپوزنگ : سید عظیم الحق حقی 1-J-67/3 مسلم لیگ سوسائٹی ناظم آباد نمبر ۱ (۶۶۸۹۳۰۰)

اشاعت اوّل : ذوقعدہ ۱۴۲۷ھ مطابق دسمبر ۲۰۰۶ء

تعداد : ۲۲۰۰

ناشر: **کُتبُ خانہ مَظہری**

گلشن اقبال-۲ کراچی پوسٹ آفس بکس نمبر ۱۱۱۸۲ کراچی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تعلیم قرآن میں شانِ رحمت کی اہمیت

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَكَفٰى وَسَلَامٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى اَمَّا بَعْدُ

❁ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى:

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ○ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ○

اَلرَّحْمٰنُ ۙ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ۗ

❁ وَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اَشْرَافُ اُمَّتِىْ حَمَلَةُ الْقُرْآنِ وَاَصْحَابُ اللَّيْلِ.

(الجامع الصغیر ج ۱، ص ۴۱)

❁ وَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

خِيَارُ اُمَّتِىْ عُلَمَاءُ هَا وَخِيَارُ عُلَمَاءِ هَا

رُحَمَاءُ هَا الى آخر الحديث

(الجامع الصغیر ج ۲، ص ۲)

قرآن پاک کی خدمت کا اعزاز

اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیجئے کہ آپ لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کی خدمت نصیب فرمائی اور ہمارے سلسلے میں حضرت میاں جی نور محمد رحمۃ اللہ علیہ نے ساری زندگی قرآن شریف پڑھایا، ۴۰ سال تک تکبیر اولیٰ سے نماز با جماعت ان کی فوت نہیں ہوئی، حاجی امداد اللہ صاحب نے مسجد نبوی میں اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ مجھے کوئی اللہ والا صحیح پیر عطا فرما دیں، تو حاجی صاحب کو خواب میں سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی اور حضرت میاں جی نور محمد رحمۃ اللہ علیہ

کے ہاتھ میں حاجی صاحب کا ہاتھ سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے رکھ دیا۔ واپس آ کر حاجی صاحب حضرت میاں جی رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت ہو گئے۔ میاں جی عالم نہیں تھے مگر اتنا بڑا درجہ ان کو صرف قرآن پاک کی خدمت سے ملا۔

حملة القرآن اور اصحاب اللیل کا ربط

سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اشراف اُمتی حملة القرآن و اصحاب اللیل کہ میری امت کے بڑے لوگ حافظِ قرآن ہیں اور راتوں کو اٹھ کر نماز پڑھنے والے ہیں۔ حملة القرآن کے ساتھ اصحاب اللیل بھی فرمایا۔ مطلب یہ ہوا کہ وہ خالی زبانی حافظ نہیں ہیں اللہ والے حافظ ہیں کیونکہ جو اللہ والا ہوگا وہی تو آدھی رات کو اٹھ کر نماز پڑھے گا۔ لہٰذا حملة القرآن اور اصحاب اللیل کے جوڑ کا راز یہی ہے کہ اب اس زمانے میں چونکہ رات کو اُٹھنا مشکل ہو گیا ہے، لہٰذا علامہ شامی ابن عابدین رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جو وتر سے پہلے دو رکعت تہجد پڑھ لے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کو بھی رات کی نماز والوں اور تہجد والوں میں شمار کرے گا، میں سمجھتا ہوں کہ اس سے زیادہ آسان تہجد اور کیا ہو سکتا ہے کہ وتر سے پہلے دو رکعت تہجد کی نیت سے پڑھ لے، تو حافظِ قرآن تو آپ لوگ ہیں ہی، اصحاب اللیل بھی ہو گئے، یعنی حدیث شریف کے دونوں جزء کی نعمت آپ لوگوں کو حاصل ہو گئی۔

تہجد کا ایک آسان طریقہ

علامہ شامی ابن عابدین رحمۃ اللہ حدیث پاک نقل کرتے ہیں کہ:

مَا صُلِّیَ بَعْدَ صَلَاۃِ الْعِشَاءِ قَبْلَ النَّوْمِ فَھُوَ مِنَ اللَّیْلِ

عشاء کی نماز کے بعد سونے سے قبل نفل تہجد میں شمار ہوں گے

لہٰذا وتر سے پہلے دو نفل پڑھنے والے بھی اَصْحَابُ اللَّیْل میں ہو جائیں گے۔

اس حدیث پاک کی روشنی میں علامہ شامی اپنا فقہی فیصلہ لکھتے ہیں کہ:

فَاِنَّ سُنَّةَ التَّهَجُّدِ تَحْصِلُ بِالتَّنَفُّلِ بَعْدَ صَلٰوةِ الْعِشَاءِ قَبْلَ النَّوْمِ

نمازِ تہجد کی سنت اس کو نصیب ہو جائے گی جو وتر سے پہلے دو رکعت نماز پڑھ لے۔ چونکہ سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ وتر آخر میں پڑھتے تھے اس لیے افضل یہی ہے۔ مولانا محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ سے میں نے خود سُنا کہ وتر کے بعد بھی نفل جائز ہے مگر افضل یہی ہے کہ وتر سے پہلے پڑھ لیں۔ میں اس مجلس میں تھا جب مولانا بنوری رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بات فرمائی اور میرے شیخ مولانا شاہ ابرار الحق صاحب دامت برکاتہم (افسوس اب رحمۃ اللہ علیہ ہو گئے) بھی موجود تھے۔ تو آپ لوگوں کو جہاں اللہ تعالیٰ نے قرآن کی نعمت دی ہے، آپ اگر وتر سے پہلے تہجد کی نیت سے دو رکعت پڑھ لیں تو آپ لوگ اس حدیث شریف کے مطابق دونوں نعمتوں سے مالا مال ہو جائیں گے یعنی حافظِ قرآن بھی اور تہجد گذار بھی اور وتر سے پہلے سونے سے قبل دو نفل پڑھ کر تہجد کا ثواب مالِ غنیمت ہے جس میں کوئی مشقت بھی نہیں اور دو رکعت میں تین نیتیں کر لو، صلوٰۃ التوبہ، صلوٰۃ حاجت اور صلوٰۃ تہجد، دن بھر کی خطاؤں سے معافی مانگ لو کہ اے اللہ! میری نظر سے کوئی خطا ہو گئی ہو یا کوئی گناہ ہو گیا ہو تو معاف کر دیجئے اور میرے شاگردوں کو جلد حافظ بنا دیجئے، میری محنت میں برکت ڈال دیجئے اور ہمیں تہجد گذاروں میں شامل فرما دیجئے، اب جو دو رکعت بھی وتر سے پہلے نہ پڑھے تو اس ظالم کو اپنے خسارے اور تغافل پر قیامت کے دن بے حد ندامت ہو گی، کہو دو رکعت پڑھنا آسان ہے یا نہیں؟ آپ سے یہ نہیں کہا جاتا کہ آپ بہت بڑی لمبی لمبی سورتیں پڑھیں، چھوٹی چھوٹی سورتیں جیسے سورۂ کوثر اور سورۂ اخلاص پڑھ لیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ آپ نے دو رکعت بھی تہجد میں ادا فرمائی ہیں۔ اس کا ثبوت علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ نے جلد نمبر ایک میں دے دیا ہے۔ میرے شیخِ اوّل شاہ عبدالغنی

رحمۃ اللہ علیہ کو بھی میں نے تہجد میں دو رکعت بھی پڑھتے دیکھا ہے۔ حضرت کو بارہ مرتبہ سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی اور ایک مرتبہ ایسی زیارت نصیب ہوئی کہ آپ نے فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک آنکھوں کے لال لال ڈورے بھی میں نے دیکھے اور خواب ہی میں پوچھا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا عبدالغنی نے آپ کو خوب دیکھ لیا تو سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب ہی میں فرمایا کہ ہاں عبدالغنی تم نے اپنے نبی کو آج خوب دیکھ لیا۔ سولہ سال اپنے شیخ حضرت پھولپوری رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ اختر رہا ہے آپ قدر کریں یا نہ کریں لیکن سارے عالم میں میرے ساتھ چلو اور دیکھو کہ افریقہ، برطانیہ، امریکا کے بڑے بڑے علماء، محدثین، مفتیین اور بڑے بڑے دارالعلوم کے مہتممین آج مجھ سے بیعت ہیں اور انڈیا میں اسلامی بورڈ کے صدر، بہت بڑے عالم اور فاضلِ دیوبند نے میری باتیں نوٹ کی ہیں اور کتابی شکل میں انڈیا سے شائع کی ہیں جس کا نام ہے **''باتیں اُن کی یاد رہیں گی''**۔ تو بتا رہا ہوں کہ عزت آپ کے اختیار میں نہیں ہے اور نہ میرے اختیار میں ہے، جس کو اللہ عزت دیتا ہے اس کے چراغ کو کوئی بجھا نہیں سکتا، لہٰذا یہ مدرسہ خالص اس لیے کھولا گیا کہ یہاں اللہ والے آئیں، اساتذہ بھی اللہ والے ہوں اور طالب علم بھی اللہ والے ہوں، باورچی بھی اللہ والا ہو، جھاڑو لگانے والا بھی اللہ والا ہو، چوکیدار بھی اللہ والا ہو، سب کو اللہ تعالیٰ صاحبِ نسبت کردے صاحبِ نسبت معنیٰ، صاحبِ ولایت، یعنی اپنا ولی بنالیں۔

جیسا کہ ابھی بتایا کہ اپنے شیخ شاہ عبدالغنی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی محبت میں سولہ برس میں حضرت کے ساتھ رہا جس میں سے دس برس حضرت کے ساتھ پھولپور میں رہا جو بالکل سنسان جنگل تھا، آبادی کا دور دور نشان نہ تھا۔ میرے موجودہ شیخ حضرت مولانا شاہ ابرارالحق صاحب نے حضرت شیخ پھولپوری پر میرا

رات دن فدا ہوتا دیکھا تھا تو حیدرآباد سندھ میں اپنے بڑے بھائی اسرارالحق صاحب سے فرمایا کہ میں نے جو کتابوں میں پڑھا تھا کہ پہلے زمانے میں لوگ اپنے پیر پر کس طرح جان دیتے تھے وہ میں نے حکیم اختر کی زندگی میں دیکھ لیا۔

اساتذۂ قرآن پاک کو حکیم الامت تھانوی کی نصیحت

تو میرے شیخ فرماتے تھے کہ حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے استاذوں کو ہمیشہ ہدایت کی کہ دیکھو لڑکوں کی پٹائی مت کرو، ہر شخص کا دماغ یکساں نہیں ہوتا، کوئی زیادہ مضبوط ہوتا ہے وہ دو رکوع یاد کرلیتا ہے، کوئی کم دماغ کا ہے وہ زیادہ یاد نہیں کرسکتا تو اس کے دماغ کی استعداد سے زیادہ اس پر بوجھ نہ ڈالو۔ مان لیجیے کہ کوئی دو سال میں حافظ نہیں ہوتا تو تین سال میں ہو جائے گا لیکن پٹائی نہ کرو کیونکہ پٹائی کرکے ان کو حافظ بنانا آپ پر فرض نہیں ہے اور پٹائی کرنا حرام ہے۔ ایسے استاذوں سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن قصاص لے گا، فقہ حنفی کی سب سے بڑی کتاب شامی ہے جس کے مصنف علامہ شامی ابن عابدین رحمۃ اللہ علیہ ہیں، انہوں نے لکھا ہے کہ جو استاذ بچوں کی پٹائی کرتے ہیں قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ان سے بدلہ لے گا اور یہ تھانہ بھون کے قاری .... صاحب موجود ہیں، ان سے پوچھ لو کہ بعض استاذوں کو حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے کیا سزا دی، استاد کے کان پکڑوائے اور اس کو چکر لگوائے۔ حضرت حکیم الامت مجدد الملت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی رحمۃ اللہ علیہ اتنے بڑے عالم ہیں کہ برصغیر کے بڑے بڑے علماء کے شیخ تھے، غیر منقسم ہندوستان کے اکابر علماء سب حضرت کے قدموں میں تھے۔ مفتی شفیع صاحب کا جو پیر ہوگا کتنا بڑا عالم ہوگا، مولانا خیر محمد صاحب جالندھری بانی خیر المدارس کا پیر کتنا بڑا عالم ہوگا، مولانا مفتی محمد حسن امرتسری جامعہ اشرفیہ لاہور کے بانی کا پیر کتنا بڑا عالم ہوگا، علامہ سید سلیمان ندوی رحمۃ اللہ علیہ،

مولانا ظفر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ، مولانا شبیر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ ان تمام بڑے بڑے علماء کے حکیم الامت پیر ہیں مگر لوگوں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے کہ جس استاذ نے بچوں کی پٹائی کی حضرت نے اس کو سزا دی۔ میرے شیخ نے بھی فرمایا کہ حضرت کے ہاں بچوں کی پٹائی کرنا سخت منع تھا، سخت منع تھا اور فرماتے تھے کہ دلیل کیا ہے؟ حفاظ کرام غور سے سنیں۔ آج ایسا شاید ہی کہیں سنو گے۔

تعلیم قرآن میں اسم رحمٰن کے نزول کا راز

فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں مگر قرآن شریف کی تعلیم کی آیت کے نزول میں اَلرَّحْمٰنُ نازل فرمایا اَلرَّحْمٰنُ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ، رحمٰن نے تعلیم قرآن دی، تو فرماتے تھے کہ اللہ نے ننانوے ناموں میں کوئی نام یہاں نازل نہیں فرمایا، نہ قہار نہ جبار، رحمٰن کا لفظ نازل فرما کر قیامت تک کے معلمین کو قرآن پاک کی تعلیم دینے والوں کو اللہ تعالیٰ نے سبق دے دیا کہ شانِ رحمت سے بچوں کو پڑھانا۔ بتاؤ واضح دلیل ہے یا اس میں کچھ مشکلات ہیں؟ اَلرَّحْمٰنُ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ، رحمٰن نے قرآن پاک کی تعلیم دی، آخر اللہ کے اور بھی تو نام ہیں، ننانوے ناموں میں اور کوئی نام کیوں نہیں نازل کیا، خالی رحمٰن کی شان کو نازل کیا تاکہ قرآن پاک کے معلمین قصائی کی طرح بچوں کو نہ پیٹیں، بچوں کے اعضاء کمزور ہوتے ہیں۔

سنگدلی کا ایک عبرتناک واقعہ

میں لاہور میں اپنے مرشد مولانا شاہ عبدالغنی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ تھا۔ ایک دیہاتی روتا ہوا آیا کہ میرا ایک ہی بیٹا تھا، قرآن شریف پڑھتا تھا، حفظ کر رہا تھا۔ سبق یاد نہیں تھا، استاذ نے سر جھکایا اور ایک مکا مارا، اسی وقت اس کا ہارٹ فیل ہو گیا۔ حکومت نے دس سال کی سزا استاذ کو دی مگر بڑا مدرسہ قرآن پاک کے

کا ختم ہوگیا، سب نے کہا کہ بھائی ہم اپنے بچوں کو قصائیوں کے حوالے نہیں کریں گے۔ آج انگریزی اسکول کے لڑکوں کو ٹافیاں اور چائے مل رہی ہے اور عربی مدرسوں کے لڑکوں کو گھونسے اور ٹھونسے مل رہے ہیں۔ مجھے ایک عورت نے فون کیا کہ میرا بچہ ایک مدرسہ میں پڑھتا ہے اور سب بھائی اس کے اسکول میں پڑھتے ہیں، وہ اپنے بھائیوں سے کہتا ہے کہ تم لوگ بڑے اچھے ہو کہ اسکول میں تم کو ٹافی مل رہی ہے اور چائے بھی مل رہی ہے اور کھیلنے کے لیے فٹبال بھی مل رہا ہے اور مدرسوں میں مت جانا، ہمارا حال دیکھ لو، وہاں قصائی بیٹھے ہوئے ہیں۔

اللہ کے نام پر واسطہ دیتا ہوں کہ قیامت کے دن اپنے لیے دوزخ کا راستہ مت بناؤ۔ اگر ہم لوگوں کے اخلاق سے مدرسے بند ہو گئے یا کسی نے اپنے لڑکے کو مدرسہ سے نکال کر اسکول میں داخل کرادیا، قیامت کے دن دوزخ میں جانے کے لیے یہی خبیث عمل کافی ہے۔ بتاؤ اگر اللہ نے قیامت کے دن پوچھا کہ تم نے لڑکوں کی اتنی پٹائی کیوں کی کہ جس کی وجہ سے وہ مدرسے چھوڑ کر انگریزی اسکولوں میں چلے گئے تو کیا جواب دو گے۔ اگر تمہارے بچوں کو کوئی اس طرح مارے تو تمہارا کیا حال ہوگا، اکثر پڑھانے والے چونکہ غیر شادی شدہ ہوتے ہیں اس لیے اولاد کی محبت کے درد سے ناآشنا ہوتے ہیں۔ یہ شعر میں نے بہت پرانا سنا تھا۔

اگر تو صاحبِ اولاد ہوگا
تجھے اولاد کا غم یاد ہوگا

بچوں کی پٹائی کرنے والے اساتذہ کی سزا

آج سے دو سال پہلے ایک بچے کو استاد نے مارا، میرے سامنے وہ بچہ آیا تو اس کی پیٹھ پر پانچوں انگلی نبی ہوئی تھیں اور کالا ہو گیا تھا۔ میں نے اسی وقت اس استاد کو نکال دیا، میں نے کہا کہ تم اس قابل نہیں ہو کہ تم کو استاد رکھا جائے، تمہیں

شرم نہیں آتی۔ اس بچے کی ماں نے بھی سفارش کی۔ میں نے کہا یہ خالی تمہارا حق نہیں ہے، اس میں اللہ کا بھی حق ہے۔ اللہ تعالیٰ اس بے رحمی کو پسند نہیں کرتا۔ ہم تمہاری سفارش اللہ کے مقابلے میں قبول نہیں کر سکتے۔ ایسے قصائی استاذ کا نکالنا مجھ پر فرض ہے۔ میں نے مدرسہ جنت کے لیے کھولا ہے، مجھ سے بھی تو سوال ہوگا کہ تمہارے مدرسہ میں طلباء پر جو ظلم ہو رہا تھا تم نے کیا معاملہ کیا اور یہ بھی بتا دیتا ہوں کہ ہم نے مدرسہ پیٹ کے لیے نہیں کھولا، نہ مولانا مظہر تنخواہ لیتے ہیں نہ ہم تنخواہ لیتے ہیں۔ ہمارے لیے کتب خانہ دواخانہ ہے اور اللہ کی رحمت سے گذارہ ہے۔ میں نے مڈل اسکول پڑھ کر والد صاحب سے عرض کیا کہ مجھے دیو بند بھیج دیجئے، میں عالم بننا چاہتا ہوں، انہوں نے کہا نہیں پہلے تم کو حکیم بناؤں گا۔ میں نے کہا کیوں؟ کہنے لگے کہ میں نہیں چاہتا کہ تم پیٹ کے لیے علم دین سیکھو اور سکھاؤ، دواخانے سے پیٹ کمانا اور اللہ کے لیے دین سکھانا۔ اللہ کا شکر ہے کہ ہماری روزی کا ذریعہ مدرسہ نہیں ہے لہٰذا آج امریکا، افریقہ، برطانیہ، ہندوستان، بنگلہ دیش اور برما وغیرہ ان تمام ملکوں کے بڑے بڑے علماء کی خدمت کی سعادت اللہ تعالیٰ مجھے میرے بزرگوں کی غلامی کی صدقے میں دے رہا ہے اور یہاں بھی دیکھو پیر کے دن نیو ٹاؤن کے اور کتنے بڑے بڑے مدارس کے علماء آ رہے ہیں

حضرت والا کی ابتدائی زندگی کے بعض حالاتِ رفیعہ

اور میں نے ایک معمولی مدرسے بیت العلوم میں پڑھا جس کو دُنیا نہیں جانتی تھی اور آپ بھی نہیں جانتے، کبھی آپ نے سنا بیت العلوم کا نام؟ اعظم گڑھ کے دیہات میں چھوٹا سا مدرسہ تھا مگر میرے شیخ شاہ عبد الغنی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا مدرسہ تھا۔ میں نے گمنام مدرسے میں کیوں پڑھا؟ طلباء نے مجھے بہکانا اور ورغلانا چاہا کہ دیو بند جا کر پڑھو کیوں کہ جب لکھو گے فاضلِ دیو بند تو تم کو عزت ملے گی

اور اگر لکھو گے فاضل بیت العلوم تو تمہیں کوئی پوچھے گا ہی نہیں۔ میں نے کہا میں عزت کے لیے نہیں پڑھ رہا ہوں میں رب العزت کے لیے پڑھ رہا ہوں اور اپنے شیخ کے ساتھ اس لیے پڑھوں گا کہ مجھے اپنے پیر سے اللہ ملے گا اور علم درجۂ ثانوی ہوگا، اپنے شیخ کے مدرسہ میں علم جو کچھ قسمت میں ہے آجائے گا۔ ہر جمعرات کو اپنے پیر کے ہاں چلا جاتا تھا۔ پانچ میل پیدل، سردی میں رضائی گدا سر پر، پیدل اس لیے کیونکہ کرایہ نہیں ہوتا تھا، طالب علمی میں کہاں اتنا پیسہ ہوتا ہے، جمعرات کو گیا جمعہ کو حضرت کو غسل کرایا، خدمت کی اور اس کے بعد تقریر سنی اور صبح پھر مدرسہ آگیا۔ اساتذہ نے کہا کہ پیر کے پاس اتنا مت جایا کرو، ورنہ پیری مریدی کے چکر میں رہو گے تو علم میں کم تر رہو گے۔ میں نے عرض کیا کہ میں تو پیر ہی کی وجہ سے یہاں آیا ہوں اور حقیقت میں حضرت والا سے میں اللہ کی محبت سیکھنے آیا ہوں، اگر میرا اللہ سے تعلق کمزور ہو جائے گا تو میں مدرسے سے بھی بھاگ جاؤں گا کیونکہ میں حکیم ہوں، فوراً دواخانہ کھول کر دوا بیچنا شروع کردوں گا، مدرسہ میں میرا دل ہی نہیں لگے گا اور اتنا غریب مدرسہ تھا کہ صبح سے لے کر بارہ بجے تک ناشتہ نہیں دیتا تھا، مدرسہ میں کھانا دوپہر کا اور رات کا تھا۔ بتاؤ، جوانی کی بھوک کیسی ہوتی ہے بھائی! صبح سے لے کر بارہ ایک بجے تک ایک قطرہ پانی پیٹ میں نہیں جاتا تھا۔ مدرسہ غریب تھا لیکن میں نے اس مدرسے کو چھوڑ کر امیر مدرسہ تلاش نہیں کیا، کیونکہ میرے پیر اور مرشد وہاں تھے۔ بعض اساتذہ بھی شیخ سے اس قدر تعلق کو علم کے لیے مضر سمجھتے تھے اس لیے پسند نہ کرتے تھے لیکن جب اللہ نے مثنوی شریف کی شرح وغیرہ میرے ہاتھوں سے لکھوائی تو انہی بزرگوں نے، میرے استاذوں نے کہا کہ واقعی اس کو پیر کی دعا لگ گئی اور آج سارے عالم میں اللہ دکھلا رہا ہے کہ اللہ والوں کی جوتیاں اٹھانا کبھی رائیگاں اور بے کار نہیں جاتا، اللہ اپنے پیاروں کی خدمت کو کبھی رائیگاں نہیں کرتا اور یہ بھی بتاتا ہوں کہ جس طرح ابا اپنے بچوں

کی محبت کو اپنی محبت کے کھاتے میں لکھتا ہے، اللہ تعالیٰ اللہ والوں کی محبت کو اپنے کھاتے میں لکھتا ہے، جو محبت للہ ہوتی ہے وہ باللہ ہوتی ہے، اللہ والی محبت اللہ کے ساتھ شمار ہوتی ہے۔

اساتذہ کو پٹائی سے باز رکھنے کی بعض تدابیر

میں درد دل سے کہتا ہوں کہ بچوں کی ہرگز پٹائی نہ کرو۔ اس لیے جب آپ حضرات کا تقرر ہوتا ہے تو مدرسہ کے فارم میں ہے کہ ہم بچوں کی پٹائی نہیں کریں گے، کیوں بھائی، فارم میں ہے یا نہیں؟ تو جب فارم پر آپ نے دستخط کر دیئے تو گویا وعدہ کرلیا اور وعدہ خلافی حرام ہے یا حلال؟ تو پھر یہ سوچ لو کہ یہ کیسا استاذ ہے جو وعدہ خلافی کرتا ہے۔ ابھی ایک لڑکے کو اتنا مارا کہ کئی دن تک اس کے پٹی بندھی ہوئی تھی۔ ان چیزوں کو دیکھ کر مدرسہ میں ترقی ہوگی یا تنزلی؟ آپ کہیں گے کہ میں نے تو ہلکا سا پاؤں کر دیا تھا لیکن آپ کا ہلکا بچوں کے لیے بھاری ثابت ہوتا ہے، بتایئے اگر شیر بکری کے پیٹ پر خالی ملائم سا ہاتھ رکھ دے اور کہے کہ میں نے تو بہت ملائم سا ہاتھ رکھا تھا تو بکری زندہ رہے گی؟ مارے ڈر کے ہارٹ فیل ہو جائے گا۔ استاذوں کا خود ہی دل میں خوف اور ڈر ہوتا ہے اور جب کہ میں نے یہ بھی کہہ دیا ہے کہ دو سال کے بجائے اگر تین سال میں حافظ ہوں اور تین سال کے بجائے چار سال میں ہوں تو ہم آپ سے کبھی شکایت نہیں کریں گے بشرطیکہ محنت میں کمی نہ ہو اور مہتمم کو آگاہ رکھیں کہ صاحب یہ بچہ سبق صحیح نہیں سناتا، تاکہ ہم ان کے والدین کو اطمینان دلا دیں کہ اگر تاخیر ہو مدرسہ کی شکایت مت کرنا، تمہارا بچہ خود سبق صحیح یاد کر کے نہیں سنا رہا مگر مار پٹائی نہ کرو کیونکہ میرے مدرسے کی ترقی کا راز یہی ہے، لوگ یہی سن کر بھیجتے ہیں کہ مدرسہ اشرف المدارس میں پٹائی نہیں ہوتی، اب اگر یہاں بھی پٹائی ہو تو میرا سارا بھرم اور ساری عزت خاک

میں مل جاتی ہے اور آپ کو اس آیت کا پتا دیا، اللہ کرے کہ قیامت تک معلمین اس آیت کو یاد رکھیں۔ اس مضمون کو کیسٹ میں ٹیپ اس لیے کرایا ہے کہ ہر مہینہ اس کو سُن لیا کریں۔

اساتذہ میں شانِ رحمت کی اہمیت

حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ خِیَارُ اُمَّتِیْ عُلَمَاءُ ھَا، میری امت کے بہترین لوگ علماء ہیں، مگر علماء میں کون بہتر ہیں؟ وَخِیَارُ عُلَمَاءِ ھَا رُحَمَاءُ ھَا اور علماء میں بہترین وہ ہیں جو رحم دل ہیں، جن پر شانِ رحمت غالب ہے یعنی جن علماء پر شانِ رحمت غالب ہے وہ ان علماء سے بہتر ہیں جن پر شانِ رحمت غالب نہیں، اب شانِ رحمت کیسے آئے گی کیونکہ اکثر حفاظ تربیت یافتہ بھی نہیں ہوتے، بعضے دیہاتوں سے پڑھ پڑھ کر چلے آئے اور پٹائی کے ساتھ پڑھا تو جیسا پٹ کر پڑھتے ہیں تو سمجھتے ہیں کہ بغیر اس کے کام ہی نہیں چلے گا، لہٰذا ان کے لیے بتاتا ہوں کہ وہ رحم دل آدمیوں کے پاس بیٹھیں تھوڑی دیر، ۵ منٹ اس نیت سے بیٹھو کہ میرے اندر شانِ رحمت آجائے، کوئی نہ ملے تو مولانا مظہر میاں کے پاس بیٹھ جاؤ اور یا اللہ یا رحمٰن یا رحیم چلتے پھرتے پڑھتے رہو، ان شاء اللہ آپ دنیا میں کبھی کسی تکلیف میں نہیں رہیں گے، کسی مشکل میں نہیں رہیں گے۔ یہ وظیفہ مجھے بہت بڑے بزرگ، بہت بڑے پیر جو الٰہ آباد میں تھے مولانا شاہ محمد احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے بتایا۔ حضرت کے پاس مشکل میں پھنسے ہوئے مصیبت زدہ لوگ آتے تھے، فرمایا یہی پڑھو۔ اللہ نے بسم اللہ شریف میں یہی تین نام مبارک نازل فرمائے ہیں۔ اللہ رحمٰن رحیم، لہٰذا یا اللہ یا رحمٰن یا رحیم پڑھتے رہو اور کھانے پینے پر بھی اسی کو دم کرو تو شانِ رحمت آجائے گی اور کوئی مشکل نہیں رہے گی، غیب سے انتظام ہوگا ان شاء اللہ تعالیٰ۔ جو اللہ والا بن کر

رہے گا کیا اللہ تعالیٰ اس کا نہیں بنے گا؟ مَنْ كَانَ لِلّٰهِ كَانَ اللّٰهُ لَهٗ جو اللہ کا بن کر رہے گا تو اللہ بھی اس کا بن کر رہے گا۔ میرا پوتا میرے سگے بھانجہ کا بیٹا اسی مدرسے سے حافظ ہوا، اس کو یونیورسٹی میں تراویح سنانے کے ۲ ہزار روپے ملے۔ اس نے مجھ سے کہا، میں نے کہا کہ اس کو واپس کرو کیونکہ تمام علماء نے اس کو حرام فرمایا ہے۔ پالنے والا اللہ ہے، تم ہمت کر کے دیکھو، وہ گیا اور رقم واپس کر دی۔ انہوں نے کہا کہ ہم واپس نہیں لیں گے۔ پھر میں نے فتوے کی کتاب بھیجی جس میں لکھا ہے کہ تراویح کی اُجرت نہ لینا جائز نہ دینا جائز دونوں حرام ہیں۔ اس کو دیکھ کر ان لوگوں نے واپس لے لیا۔ چار چھ مہینے کے بعد اس کو جدہ سے بلاوا آ گیا، اس وقت سعودیہ میں ہے، ایک فیکٹری کا منیجر ہے، ہر سال حج عمرہ کر رہا ہے، دیکھئے معمولی سی قربانی پر اللہ تعالیٰ نے کتنا بڑا انعام عطا فرمایا۔ اللہ پر مر کے تو دیکھو اس سے بڑھ کر قدر دان کون ہوگا، اللہ سے بڑھ کر ہمارا پیار کرنے والا کوئی اور ہو سکتا ہے؟

اساتذہ کرام کو چند خاص نصیحتیں

لہٰذا میں بحیثیت مربی ہونے کے آپ کو یہ چند نصیحت کر رہا ہوں کہ اللہ کے لیے غصہ کر کے دوزخ کا راستہ مت اختیار کرو، آپ کی کوئی ذمہ داری نہیں، لات مار دیا یا ایک دم رپٹ مار دیا، غصہ میں مغلوب ہو کر مارنا جائز نہیں ہے۔ ان کو کھڑا کر دو چھٹی بند کر دو تھوڑی دیر آپ بھی بیٹھیں۔ یہ استاذ پر مشکل ہوتی ہے، دس منٹ آپ اس کو چھٹی نہ دیں، یہ ان کے لیے دس ڈنڈے سے زیادہ سخت ہے۔ جب دیکھا کہ سب کی چھٹی ہوگئی، اب دس منٹ بیٹھنا بچوں کو بہت کھلتا ہے، اللہ کے نام پر دس منٹ زیادہ بیٹھ جاؤ ہمیشہ تو نہیں بیٹھنا ہے کبھی کبھی تربیت کے لیے بیٹھنا کیا مشکل ہے۔ لیکن ایسا موقع مت دو کہ یہ دیکھئے صاحب ذرا پیچھے

دیکھئے۔اب پیٹھ کھولتا ہے تو وہاں نشانات پڑے ہوئے ہیں، میں کہاں تک کہوں کہ ہمارے استاذ بہت شریف ہیں، کہیں کسی اور نے مار دیا ہوگا، کیسے کہوں کہ کرکٹ کھیل رہا تھا، جھوٹ بولنا میرے لیے کیسے جائز ہوگا۔ اس لیے اللہ تعالیٰ کی اس آیت کا مراقبہ کرو اور بزرگوں کا طریقہ اختیار کرو جو کتابوں میں ہے اور ہمارے سلسلے کے سب سے بڑے حکیم الامت مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے پٹائی کو بالکل حرام قرار دیا۔ اور وہ زمانہ گیا جب بے وقوف لوگ کہتے تھے کہ بوٹی اور گوشت میرا چمڑی استاذ کی۔ ماں باپ کے لیے بھی اتنا پٹوانا جائز نہیں ، بعض وقت ماں باپ نے اجازت دے دی اور جب اس کی مار پٹائی دیکھی تو پھر اجازت کے باوجود باپ استاذ کو خود مارنے لگا، استاذ نے کہا کہ تم نے ہم کو مارنے کی اجازت دی تھی، کہا کہ اپنے بیٹے کی پٹائی اب ہم سے دیکھی نہیں جارہی ہے، اٹھا کر پٹخ دیا استاذ کو اور مارنا شروع کردیا جیسے جب فیلڈ مارشل ایوب خان تھے، ۱۹۶۵ء کی جنگ میں ہندوستان کے دانت کھٹے ہوگئے تھے تو بمبئی میں انڈیا نے ایک ڈرامہ بنایا، فیلڈ مارشل ایوب خان کی شکل کا ایک ہندو تلاش کیا۔ لمبا قد، موٹی گردن، وہی شکل اور اس کو ایوب خان کی وردی پہنادی اور شاستری جو ان کا وزیر اعظم تھا دبلا پتلا۔ ایک ہندو تلاش کیا اور دبلے پتلے ہندو کو وزیر اعظم شاستری بنادیا۔ پھر اس وزیر اعظم ہندو کو سکھایا کہ تو دبلا پتلا کمزور ہے مگر اس تگڑے ہندو کو جو ایوب خان بنا ہوا ہے خوب جوتے لگا اور سو سو روپے دو دو سو کا ٹکٹ رکھ دیا۔ سارا بمبئی جمع ہوگیا وہاں کہ آج ایوب خان کی شاستری پٹائی کرے گا اور دونوں ہندو تھے لیکن جس کو ایوب خان بنایا تھا اس کو سمجھا دیا تھا کہ تم بدلہ نہ لینا ورنہ ہمارا ڈرامہ ختم ہوجائے گا اور انڈیا کی عزت ختم ہوجائے گی لہٰذا دس بارہ جوتے تو اس نے کھائے۔ کس نے؟ وہ جو تگڑا ہندو تھا، جو ایوب خان بنا ہوا تھا۔ اس کے بعد اس کو غصہ آگیا اور وہ بھول گیا کہ میں کہاں ہوں اور کیا پارٹ ادا کر رہا ہوں۔ تو اس

نے شاستری کی ٹانگ اُٹھا کر اسے تین دفعہ گھمایا اور زور سے اسے سامنے کرسیوں پر پھینک دیا۔ وہ تو بے ہوش ہوگیا ہسپتال میں لے جانا پڑا، اب حکومت نے اس ہندو پر مقدمہ چلایا جو ایوب خان بنا ہوا تھا کہ تم نے انڈیا کی رسوائی کر دی۔ ہم نے تو تم سے کہا تھا کہ پٹتے رہنا۔ اس نے کہا کہ صاحب دس بارہ جوتے تک تو ہوش تھا پھر ہم کو غصہ آ گیا۔ اس لیے اس سے یہ سبق بھی لے لو کہ غصے میں کبھی بھی عمل مت کرو، جب غصہ آ جائے تو خاموش ہو کر کسی دوسرے کام میں لگ جاؤ۔ پھر بعد میں سمجھاؤ۔ بزرگوں نے فرمایا کہ غصے کی حالت میں سمجھاؤ بھی مت، غصے میں عقل ٹھیک نہیں رہتی، ابھی اسی قربانی کے زمانے میں جنوبی افریقہ میں دو آدمیوں نے جانور خریدا اور اسی میں کسی بات پر لڑائی ہوگئی اور گولی چل گئی، بتایئے قربانی عبادت، اور عبادت کے لیے جان لے لی اور قتل کا مقدمہ چل گیا اور دوسرے کو اس کے خاندان والوں نے مارا، وہ بھی ہسپتال میں داخل ہوگیا تو میرے مرشد نے مکہ شریف میں اس خبر کو سن کر فرمایا کہ دیکھو غصہ کتنی بری چیز ہے، کتنے بچے اسی میں ختم ہوگئے۔ کراچی میں میرے سامنے ایک آدمی نے اپنے چھوٹے بھائی کو اتنا بڑا پتھر مارا کہ وہ بے ہوش ہوگیا۔ غصہ بہت خراب چیز ہے اس لیے یاد رکھو اللہ والے ہو، حلیم الطبع ہو۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی تین صفات قرآن پاک میں نازل ہیں،

﴿ اِنَّ اِبْرٰهِیْمَ لَحَلِیْمٌ اَوَّاهٌ مُّنِیْبٌ ۝ ﴾

(سورۂ ہود آیت ۷۵)

ترجمہ حکیم الامت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کا ہے اور تھے ابراہیم علیہ السلام حلیم الطبع یعنی بہت برداشت والے، رحیم المزاج یعنی مزاج پر شانِ رحمت غالب تھی، رقیق القلب یعنی نرم دل والے تھے، یہ تین خوبیاں اللہ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لیے نازل کیں۔ سب دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ یہ تینوں صفات ہم کو بھی عطا کر دیں، رقیق القلب بنا دے، رحیم المزاج بنا دے اور حلیم الطبع بنا دے اور بچوں کی تعلیم

میں ہمیشہ شفقت اور رحمت سے کام لینے کی توفیق دے۔ اگر کوئی مشکل ہو تو مہتمم
سے مشورہ کرو، ان کے ماں باپ سے شکایت کی جائے گی لیکن مار پٹائی مت کرو،
دوستو بس میں یہی کہتا ہوں اور یہ کیسٹ اللہ محفوظ فرمادیں کیونکہ اب میں کمزور
ہوگیا ہوں بار بار یہ تقریر نہیں کرسکوں گا اس لیے محفوظ کرادیا۔ ہر مہینے آپ لوگ
خود درخواست دے کر سن لیا کریں تاکہ سبق تازہ ہو جائے اور امید ہے کہ میری آہ
اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے رائیگاں نہیں فرمائے گا۔

غصہ کا علاج

بچوں کی پٹائی کا اصل سبب غصہ ہے اس لیے آج غصہ پر بیان کرنا ہے تاکہ
بیماری جڑ سے جاتی رہے۔ غصہ جاہی بیماری ہے اور ہمیشہ تکبر سے پیدا ہوتا ہے۔
جو اپنے کو بڑا سمجھتا ہے وہی غصہ کرتا ہے۔ ایسا شخص غصہ میں نہیں آسکتا جو اپنے کو
حقیر سمجھتا ہو اور میدانِ محشر میں اپنے انجام کی فکر رکھتا ہو، غصہ ہمیشہ احمقوں کو آتا
ہے یعنی جو بے وقوف ہوگا، اپنے انجام سے بے خبر ہوگا، اپنے خاتمے کی اس کو فکر
نہ ہوگی، میدانِ محشر میں اللہ تعالیٰ کو جواب دینا مستحضر نہ ہوگا ایسے ہی لوگوں کو غصہ
آتا ہے اور ہمیشہ غصہ اپنے سے کمزور پر آتا ہے۔

چالاکوں کا مرض

غصہ بہت چالاک، نہایت ہوشیار مرض ہے، ہمیشہ کمزور پر آتا ہے۔ جب
آدمی دیکھتا ہے کہ میں سیر ہوں اور جس پر غصہ آرہا ہے وہ سوا سیر ہے، میری گردن
مروڑ دے گا، پیٹ دبا دے گا، اٹھا کر پٹخ دے گا تو کبھی ایسے شخص پر غصہ آئے گا؟

ایک شخص اپنی بیوی کی پٹائی کر رہا تھا۔ اچانک بیوی کے تین بھائی آگئے۔
ان میں سے ایک آئی جی تھا، ایک تھانیدار تھا اور ایک باکسنگ ماسٹر تھا، جوڈو
کراٹے کا ماہر۔ شوہر جو اپنی بیوی سے کہہ رہا تھا کہ آج میں غصہ سے پاگل ہو گیا

ہوں، بڑی پٹائی کروں گا، بیوی کے بھائیوں کو آتے دیکھ کر بیوی کے آگے ہاتھ جوڑ لیے اور کہنے لگا کہ جو ہوا سو ہوا، مجھے معاف کردو، اب آئندہ کبھی تمہاری پٹائی نہیں کروں گا، بس! اپنے بھائیوں کو یہ بات مت بتانا۔ بتائیے! اب کہاں سے اس پاکلیٹ کے اندر عقل کی چاکلیٹ آگئی۔

ہمارے ایک دوست ہیں، انہوں نے یہ بات کہی کہ غصہ ہمیشہ کمزوروں پر آتا ہے، اپنے سے طاقتور پر غصہ نہیں آتا۔ ایک دبلا پتلا شوہر ہے تیس چالیس کلو کا اور بیوی ہے ۹۰ کلو کی تو یہ بیوی پر کبھی غصہ نہیں کرے گا۔ یاد رکھو! غصہ بہت چالاک ہے اور ہمیشہ تکبر سے ہوتا ہے۔ جس شخص کو میدانِ محشر میں اللہ تعالیٰ کے سامنے پیشی پر یقین ہوتا ہے، اس کو اگر غصہ آ بھی جائے تو فوراً معافی مانگ لے گا۔

حضرت شیخ پھولپوریؒ کی فنائیت کا واقعہ

میرے شیخ حضرت شاہ عبدالغنی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ایک جاہل ہل جوتنے والا نوجوان میرے پاس آیا، میں نے کسی بدتمیزی پر اس پر غصہ کیا اور بہت زیادہ ڈانٹ دیا۔ بعد میں میں نے سوچا کہ یہ میرا شاگرد نہیں ہے اور میرا مرید بھی نہیں ہے تو جب میں اس کا پیر بھی نہیں ہوں اور استاد بھی نہیں ہوں تو مجھے کیا حق تھا اس پر غصہ کرنے کا، لہٰذا حضرت ڈیڑھ میل پیدل اس سے معافی مانگنے گئے اور اللہ کی عظمت اور میدانِ محشر کے خوف سے راستہ بھی بھول گئے، لہٰذا مین روڈ اور شاہراہ چھوڑ کر کھیت میں گھستے ہوئے کسی طرح سے وہاں پہنچے اور فرمایا کہ بھائی! میں تمہارے پیر پکڑتا ہوں، مجھ کو معاف کردو، قیامت کے دن مجھ سے انتقام نہ لینا۔ اس نے کہا حضور آپ عالم ہیں، میں جاہل ہوں، عمر میں بھی آپ سے بہت چھوٹا ہوں، آپ بڑے ہیں۔ حضرت نے فرمایا کہ دیکھو! چھوٹے بڑے کی بات مت کرو، عالم جاہل کی بات مت کرو، قیامت کے دن اللہ یہ نہیں

دیکھے گا کہ ظالم جاہل ہے یا عالم، ہر شخص کو اس کے ظلم کا بدلہ ملے گا۔ جب تک اُس نے معاف نہیں کیا حضرت وہاں سے نہیں آئے۔

بہت سے لوگ اپنی بیویوں کو کمزور پا کر اور یہ دیکھ کر کہ اس کا کوئی نہیں ہے بھائی، برادر اور غادر بھی نہیں ہے، لہٰذا ہر وقت اس کی پٹائی ٹھکائی کرتے رہتے ہیں، ایسے لوگوں کو میں نے خطرناک امراض میں مبتلا پایا اور اس کے برعکس بھی ہے کہ جس عورت نے اپنے شوہر کو ستایا اس کا بھی انجام بہت برا دیکھا، اسی لیے بہشتی زیور کا حصہ نمبر ۴ جو آج سنایا گیا ہے اپنی بیویوں کو سناؤ کیونکہ ایسی باتیں یہ جلدی خود نہیں پڑھتی ہیں۔

دل کو نرم کرنے والا وظیفہ

آج کل کی بیویاں یہ دیکھتی ہیں کہ شوہر کے ذمے ان کے کیا حقوق ہیں، یہ نہیں دیکھتیں کہ ان کے ذمہ شوہر کے کیا حقوق ہیں لہٰذا شوہروں کے حقوق ان کو سناؤ اور اللہ تعالیٰ سے دعا بھی کرو اور ایک وظیفہ بھی بتاتا ہوں:

(یَا سُبُّوْحُ، یَا قُدُّوْسُ، یَا غَفُوْرُ، یَا وَدُوْدُ)

جو ان اسماءِ حسنیٰ کو پڑھے گا اُس کے چھوٹے بڑے سب اُس سے خوش رہیں گے۔ اس کو ہر نماز کے بعد سات مرتبہ پڑھ کر دُعا کریں کہ اے اللہ! میرے بیٹوں کو لائق بنا دیں، فرمانبردار بنا دے۔ دیکھو! کیسا اثر ہوتا ہے، بیوی اگر نالائق ہے، موذی ہے، اذیت پہنچاتی ہے، اس کے لیے دعا کرو کہ اے اللہ! ان ناموں کی برکت سے اس کا دل باادب کر دے، فرمانبردار بنا دے۔ اگر بھائی ستا رہے ہیں تو بھائیوں کے لیے پڑھو، جہاں بھی کسی مشکل میں آپ پھنسے ہوں مثلاً کوئی آپ کا پیسہ نہ دے رہا ہو، کرایہ دار کرایہ نہ دے رہا ہو، بزنس مین کا پیسہ کہیں رک گیا ہو غرض جہاں بھی گاڑی اٹکے، جہاں بھی انسانوں سے کام ہو فوراً اس کو پڑھو،

ان شاء اللہ ان اسماء حسنیٰ کی برکت سے اللہ تعالیٰ آپ کے سب کام قبول فرمادیں گے، ساری حاجتیں پوری فرمادیں گے۔

کاموں میں آسانی کے لیے ایک مسنون دُعا

اور ایک اور دُعا بھی آپ کو بتارہا ہوں اس کی برکت سے بھی ان شاء اللہ آپ اپنے سارے جائز کاموں میں بامراد ہوں گے:

اَللّٰهُمَّ لَا سَهْلَ اِلَّا مَا جَعَلْتَهٗ سَهْلًا وَّاَنْتَ
تَجْعَلُ الْحُزْنَ سَهْلًا اِذَا شِئْتَ

یہ حدیث شریف کی دُعا ہے، کوئی بھی مشکل ہو اس کے پڑھنے سے ان شاء اللہ ساری مشکلات دُور ہو جائیں گی۔ اس کا ترجمہ بھی بڑا پیارا ہے، اے اللہ! کہیں کوئی آسانی نہیں ہے یعنی ہر طرف مشکل ہی مشکل ہے مگر جس مشکل کو آپ آسان کردیں۔ لَا سَهْلَ میں لا نفیِ جنس ہے یعنی کسی قسم کی آسانی کہیں نصیب نہیں ہوسکتی، لا نفیِ جنس کے معنیٰ یہی ہیں کہ سارے عالم میں کہیں آسانی نہیں ہے اِلَّا مَا جَعَلْتَهٗ سَهْلًا مگر اے خدا! جس کو آپ آسان فرمادیں وَاَنْتَ تَجْعَلُ الْحُزْنَ سَهْلًا اور آپ ہمارے غم کو، ہماری مشکل کو آسان کرسکتے ہیں، اِذَا شِئْتَ لیکن اے خدا! جب آپ چاہ لیں، لہٰذا آپ چاہ لیں، آپ ارادہ کرلیں، ہمارے غم کو، ہماری مشکل کو آسان کرنے کا فیصلہ کرلیں، پھر وہ مشکل بالکل آسان ہوجائے گی۔ یہاں تک کہ جس کو گناہوں کے تقاضے آرہے ہوں، بدنظری کا مریض ہو یا کسی گناہ کی عادت ہو تو اس کو پڑھ کر دعا کرو کہ اے اللہ! میں نفس کی بدمعاشیوں سے، نفس کی شرارتوں سے مشکل میں پڑا ہوا ہوں، لہٰذا آپ میری اس مشکل کو آسان فرمادیں، ان شاء اللہ نفس کا مقابلہ آسان ہوجائے گا۔ اگر مسجد کا امام ہے، کمیٹی والے ستارہے ہیں تو امام اس کو ہر نماز کے بعد سات

مرتبہ پڑھے اور دعا کرے کہ اے اللہ! میرے کمیٹی والوں کا دل نرم کردے اور ان کے دماغ سے، دل سے ظلم نکال دے۔ جب میں نے اس کو افریقہ میں بیان کیا تو کمیٹی والوں میں سے ایک ممبر نے پوچھا کہ اگر کمیٹی والے بھی یَا سُبُّوْحُ ، یَا قُدُّوْسُ پڑھیں گے تو پھر کیا ہوگا؟ تو میں نے کہا پھر امام نہیں ستائے گا تمہارا تختہ نہیں اُلٹے گا۔ بہرحال! ہر مشکل کیلئے یہ وظیفہ بتا دیا ہے، اس سے محبت بھی پیدا ہوتی ہے، جس ماحول میں آپ رہیں گے محبوب رہیں گے ان شاء اللہ۔ ان چار ناموں کی برکت سے یَا سُبُّوْحُ، یَا قُدُّوْسُ. یَا غَفُوْرُ. یَا وَدُوْدُ سفر میں بھی آسانی ہوگی، کسٹم، امیگریشن میں، ایئرپورٹوں پر ٹکٹ ملنے میں، جہاں بھی مشکل ہو ہر جگہ یَا سُبُّوْحُ ، یَا قُدُّوْسُ ، یَا غَفُوْرُ ، یَا وَدُوْدُ پڑھو اور

اَللّٰهُمَّ لَاسَهْلَ اِلَّا مَاجَعَلْتَهٗ سَهْلاً وَّاَنْتَ
تَجْعَلُ الْحُزْنَ سَهْلاً اِذَا شِئْتَ

دو مُہلک بیماریاں

تو غصے کی بیماری بہت خطرناک بیماری ہے۔ یہ بیماری ایسی خطرناک ہے کہ چھوٹوں کو بڑوں سے لڑا دیتی ہے اور بڑوں کی مہربانی سے چھوٹوں کو محروم کر دیتی ہے کیونکہ جب بڑے خوش ہوں گے تب ہی تو مہربانی کریں گے اور اگر بیٹا اپنے باپ سے، مرید اپنے پیر سے، شاگرد اپنے استاد سے، بیوی اپنے شوہر سے لڑے گی تو بڑوں کی مہربانی کیسے پائے گی؟ اور غصہ ایسا خطرناک مرض ہے کہ بندہ کو اللہ سے لڑا دیتا ہے۔ جیسے شیطان اللہ تعالیٰ سے لڑ گیا۔ یہ اتنی خطرناک بیماری ہے مگر اس کا منشاء و استکبر ہے، تکبر ہے، جب تکبر ہوتا ہے تب ہی غصہ آتا ہے، جب آدمی یہ سوچے گا کہ معلوم نہیں قیامت کے دن ہمارا کیا حال ہوگا تو اس کو تکبر نہیں آسکتا اور تکبر نہیں ہوگا تو کبھی ناجائز غصہ نہیں کرے گا۔ حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ

ارشاد فرماتے ہیں کہ اشرف علی ہر وقت غمزدہ رہتا ہے کہ نہ جانے اشرف علی کا قیامت کے دن کیا حال ہوگا۔ یہ وہ علماء دین اور اولیاء اللہ ہیں کہ ساری امت ان کو اولیاء اللہ تسلیم کرتی ہے۔ بڑے بڑے علماء جن کے مرید تھے ان کا تو یہ حال ہے اور آج دو چار رکعت پڑھ کر، دو چار حج عمرہ کر کے دماغ قابو میں نہیں، ہر ایک کو ڈانٹ ڈپٹ کر رہا ہے کہ میرے ساتھ آپ نے گستاخی کی۔ کیوں اپنی شان بناتے ہو، اپنی کوئی قیمت نہ لگاؤ، قیامت کے دن ہماری قیمت اللہ تعالیٰ لگائیں گے۔ جس شخص کے دماغ میں بڑائی آئے وہ علامہ سید سلیمان ندوی رحمۃ اللہ علیہ کا یہ شعر پڑھے، اکسیر ہے۔

ہم ایسے رہے یا کہ ویسے رہے
وہاں دیکھنا ہے کہ کیسے رہے

بتاؤ اس شعر کو یاد کرنا مشکل ہے؟ کیا تکبر کرتے ہو کہ میں یہ ہوں، میں وہ ہوں، علم وعمل، روپیہ پیسہ، کار، بنگلہ ان چیزوں پر کیا ناز کرتے ہو؟ یہ سوچو کہ قیامت کے دن ہماری کیا قیمت لگے گی۔

صورت پرستی کی خبیث بیماری

اور جس کو حسینوں پر نظر بازی کا مرض ہو اس کے لیے ایک شعر اور ہے کہ جب ایک دن ان حسینوں کا جغرافیہ بدل جائے گا تب وہاں سے ایسے بھاگو گے، جیسے گدھا شیر سے بھاگتا ہے۔ جہاں رات دن غزلیں پڑھ رہے تھے، جماعت کی نمازیں فوت کر رہے تھے، ہر وقت ناپاک رہتے تھے، پھر اسی صورت سے بھاگ نکلے، بتاؤ! حماقت ہے یا نہیں۔ یہ عشق مجازی بہت ہی خبیث چیز ہے، یہ صورت پرستی انسان کو خبیث بنا دیتی ہے، پیشاب پاخانے کے مقام تک پہنچا دیتی ہے، اس لیے مولانا رومی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اے سالکانِ

طریق! اے اللہ کے راستے پر چلنے والو! شاہراہِ حق تعالیٰ کی تمہارے لیے کھلی ہے، اگر تم ایک کام کرلو صرف ایک کام کہ صورت پرستی چھوڑ دو، صورتوں سے توبہ کرلو۔

گرز صورت بگذری اے دوستاں

گلستان است، گلستان است، گلستاں

اے دوستو! اگر تم صورت پرستی چھوڑ دو تو پھر اللہ کے قرب کا باغ ہی باغ ہے۔ سالکوں کو شیطان ہمیشہ اُلّو بناتا ہے جیسا کہ چڑیا اُڑنا چاہتی ہے اور شکاری چاہتا ہے کہ نہ اُڑے۔ تو اس کے پر میں گوند لگا دیتا ہے، ایسے ہی جب شیطان دیکھتا ہے کہ یہ شخص اپنے شیخ کا عاشق اور فدا کار ہے، یہ کہیں بہت اُونچا ولی اللہ نہ بن جائے، شیخ کی صحبت، خانقاہ کا ماحول، رات دن ذکر و تصنیف و تالیف سے ایسا نہ ہو کہ یہ بہت اونچے درجے پر پہنچ جائے تو ابلیس اس کے پروں میں مُردہ لاشوں کی محبت کا گوند لگا دیتا ہے یعنی ان کی نمکینیت اور جغرافیہ زیادہ دکھا کر ان کے چکر میں ڈال دیتا ہے پھر اللہ کا نام انسان کی زبان پر ہوتا ہے لیکن دل میں وہی حسین گھسے ہوتے ہیں، مُردے گھسے ہوتے ہیں، جس کے گھر میں مُردے ہوں گے تو کیا کوئی شریف آدمی وہاں آکر دعوت کھائے گا؟ جس کے دل میں مُردوں کی محبت ہوگی اللہ تعالیٰ ایسے دل میں آئیں گے؟ کیا سوچتے ہو ذرا عقل کے ناخن لو، پھر جب حسینوں کی شکل بدل جائے گی، جغرافیہ بدل جائے گا، تاریخ بدل جائے گی تو اُلّو کی طرح ایک دن وہاں سے بھاگو گے۔ اس پر میرا ایک شعر سنو۔

اِدھر جغرافیہ بدلا، اُدھر تاریخ بھی بدلی

نہ ان کی ہسٹری باقی، نہ میری مسٹری باقی

اور میں نے ہمیشہ ایسے لوگوں کو پریشان پایا، لاکھ ویلیم فائیو کھائیں لیکن نیند نہیں آتی۔

ہتھوڑے دل پہ ہیں، مغزِ دماغ میں کھونٹے
بتاؤ عشقِ مجازی کے مزے کیا لوٹے

ایک عجیب قطعہ اختر کو اللہ نے عطا فرمایا۔

حسینوں کا جغرافیہ میر بدلا
کہاں جاؤ گے اپنی تاریخ لے کر

تمہاری تاریخ ذلیل اور خوار ہو جائے گی۔

یہ عالم نہ ہوگا تو پھر کیا کرو گے
زُحل مُشتری اور مریخ لے کر

اختر کی شاعری بزرگوں کی دعاؤں کا صدقہ ہے، یہ شاعری دماغ سے نہیں ہے اللہ تعالیٰ کی عطا ہے، فقیروں کی خدمت، اللہ والوں کی خدمت کی برکت سے یہ اشعار اصلاحِ اُمت کے لیے اختر کہتا ہے اور سب سے پہلے اپنی اصلاح کے لیے کہتا ہے، مجھے امت کی اصلاح کی فکر ہے مگر اس سے زیادہ اپنی فکر ہے کیونکہ اگر ہم نے غیر اللہ سے اپنے کو نہ چھڑایا تو پھر دوسروں کو کیا چھڑائیں گے؟

نفس کی قید سے رہائی کی تمثیل

جو خود پھنسا ہوا ہو، جو خود قید خانے میں ہو وہ دوسروں کو کیا چھڑائے گا، ایک قیدی کبھی دوسرے قیدی کو چھڑا سکتا ہے؟ رہائی کے لئے تو باہر سے آدمی آ کر ضمانت لیتا ہے، کبھی آپ نے دیکھا کہ قید خانہ میں ایک قیدی نے دوسرے قیدی کی ضمانت لے کر چھڑایا ہو۔ یہ مولانا رومی رحمۃ اللہ علیہ کا مضمون ہے جس کو اختر نے نثر میں پیش کر دیا۔ حضرت مولانا جلال الدین رومی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

کے دہد زندانیے در اقتناص   مردِ زندانی دیگر را خلاص

ایک قیدی دوسرے قیدی کو خلاصی نہیں دلا سکتا لہٰذا اللہ تعالیٰ پہلے دین کے خادم کو گناہوں سے خلاصی عطا فرماتے ہیں، پھر وہ دوسروں کی خلاصی کی فکر کرتا ہے، جو خود دلدل میں پھنسا ہے وہ دوسرے کو دلدل سے کیسے نکالے گا، کنویں میں گری ہوئی ڈول کو وہی نکال سکتا ہے جو کنویں کے باہر ہوتا ہے۔ کنویں میں جو ڈولیں گری ہیں، تو کیا ایک ڈول دوسری ڈول کو نکال سکتی ہے؟ حالانکہ ڈول ہی نکالے گی مگر شرط یہ ہے کہ نکالنے والا کنویں سے باہر ہو، کنویں کے باہر سے وہ اپنا ڈول پھینکے گا پھر جو گری ہوئی ڈولیں ہیں ان کو پھنسا کے باہر نکالے گا لیکن جب ڈول نکالنے والا مر جائے گا تب پھر دوسرا نکالنے والا آئے گا۔ ایسے ہی ایک شیخ کے انتقال کے بعد دوسرے شیخ سے تعلق قائم کرنا لازم ہے۔

قیامت تک اولیاء اللہ کے پیدا ہونے کا ثبوت

یہ مولانا جلال الدین رومی رحمۃ اللہ علیہ کا مضمون ہے کہ جس طرح ڈول کا نکالنے والا باہر ہونا چاہئے اور زندہ ہونا چاہئے اسی طرح جب ایک شیخ کا انتقال ہو جائے تو دوسرے شیخ سے تعلق میں دیر مت کرو، یہ بھی مت کہو کہ ارے میاں! اب ایسا شیخ کہاں ملے گا؟ قیامت تک اولیاء کاملین کو پیدا کرنا اللہ تعالیٰ کے ذمے ہے۔ آیت کُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ (سورہ توبہ آیت ۱۱۹) اس کا ثبوت ہے اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ اے ایمان والو متقی بندوں کے ساتھ رہو یعنی اولیاء اللہ کے ساتھ رہو تو ولی اللہ بن جاؤ گے، اللہ تعالیٰ خود صحبتِ اولیاء اللہ کا حکم دے رہے ہیں تو کیا دنیا سے اولیاء اللہ اُٹھالیں گے؟ جو بے وقوف جاہل کہتے ہیں کہ ارے میاں! کہاں اولیاء اللہ ہیں، اولیاء اللہ تو قبروں میں ہیں، آج کل تو سب چار سو بیس ہیں، فراڈی ہیں، ایسا شخص قرآن پاک کا منکر ہے، منحرف ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا اعلان ہے کہ اے ایمان والو! تم لوگ تقویٰ والوں یعنی اولیاء اللہ کے ساتھ رہو تو

اللہ تعالیٰ کے ذمے ہے کہ وہ قرآن پاک کی صداقت کو ثابت کرنے کے لیے روئے زمین پر ہمیشہ اولیاء اللہ پیدا کرتا رہے گا۔ چنانچہ جب ایک ولی اللہ دنیا سے جاتا ہے تو ہزاروں ولی اللہ بنا کر جاتا ہے ورنہ آج دنیا میں اولیاء اللہ کا بیج بھی نہیں ہوتا۔

غصہ کی تباہ کاریاں

تو میں یہ عرض کر رہا تھا کہ غصہ بہت خطرناک بیماری ہے۔ اس غصہ کی وجہ سے بہت سی بیویاں مطلقہ ہوگئیں، چھوٹے چھوٹے بچے باپ کے سائے سے محروم ہوگئے، تین طلاقیں جو ایک دم نکل جاتی ہیں وہ یہی غصہ نکالتا ہے۔ بعد میں آدمی چلاتا ہے کہ مولوی صاحب! کوئی مسئلہ نکالو۔ مولوی کہاں سے لائے گا مسئلہ؟ کیا مولوی کے ہاتھ میں ہے کہ اپنی طرف سے مسئلہ بنا دیں۔ عالم مسئلہ بتاتا ہے بناتا نہیں ہے، مسئلہ بنانا اللہ و رسول کے ذمہ ہے اور بتانا علماء دین کے ذمہ ہے۔

ایسے ہی کتنے بیٹوں نے ناحق غصہ کر کے باپ کو ستایا، ناراض کیا اور جہنم رسید ہوئے۔ کتنے مرید شیخ کے ساتھ گستاخی کر کے نالائق ہوگئے، کتنے شاگرد اساتذہ کے ساتھ بدتمیزی کر کے علم سے محروم ہوگئے۔ اس کا نام آج کل ہڑتال ہے۔ بتائیے! ہڑتال کرنا دینی طالب علموں کا کام ہے یا یورپ کے لوگوں کا کام ہے؟ کافروں کا کام دینی طلباء بھی کرنے لگے، ہڑتال کر دی کہ نہیں پڑھیں گے، کیا یہ علم دین سے محروم نہیں ہوں گے، اساتذہ کرام کے جوتوں کی خاک بن کر رہنے سے علم آتا ہے۔

قرآن پاک میں غصہ کا علاج

اب قرآن پاک سے غصہ کا علاج بتاتا ہوں، اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں وَالْكَاظِمِيْنَ الْغَيْظَ جو غصہ کو پی جاتے ہیں۔ علامہ آلوسی رحمۃ اللہ علیہ تفسیر روح

المعانی میں فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے وَالْعَادِمِیْنَ نازل نہیں فرمایا کہ غصہ کو جڑ ہی سے ختم کردیتے ہیں، معدوم کردیتے ہیں بلکہ کَاظِمِیْنَ فرمایا کہ ان کو بھی غصہ آتا ہے لیکن اس کو پی جاتے ہیں۔ بزرگوں نے فرمایا کہ جتنا انسان غصہ پیتا ہے اتنا ہی نور بن جاتا ہے، مثلاً اگر ایک چھٹانک غصہ آیا تو اس کو پینے سے ایک چھٹانک نور بن گیا اور کسی کو آدھا کلو غصہ آیا تو آدھا کلو نور بن گیا، جتنا غصہ پیئے گا اتنا ہی نور بن جائے گا۔

غیظ اور غضب کا فرق

اور غیظ کے معنی کیا ہیں؟ وہ غصہ جس میں انسان اندر اندر گھٹتا رہے غیظ کہلاتا ہے۔ غیظ اور غضب میں کیا فرق ہے؟ غیظ کے معنی بھی غصہ اور غضب کے معنی بھی غصہ تو دونوں میں کیا فرق ہے؟ مفسرِ عظیم علامہ آلوسی فرماتے ہیں کہ دو فرق ہیں، ایک یہ کہ غیظ اس غصہ کو کہتے ہیں جس کو آدمی ضبط کرلے اور اندر اندر گھٹتا رہے، اس لیے غیظ کے لیے کَظْم کا لفظ آتا ہے کہ اندر اندر سلگتا رہتا ہے۔ اپنے بیٹے یوسف علیہ السلام کے واقعہ میں حضرت یعقوب علیہ السلام کو جو غم تھا اس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا وَهُوَ كَظِيْمٌ اور وہ اندر ہی اندر گھٹ رہے تھے وَابْيَضَّتْ عَيْنَاهُ اُن کی آنکھیں سفید ہوگئی تھیں۔ اللہ تعالیٰ کا اپنے پیاروں کے ساتھ عجیب وغریب معاملہ ہے۔

اُسی کو غم بھی دیتے ہیں جسے اپنا سمجھتے ہیں

اس غم سے وہ اپنے پیاروں کے درجات بلند کرتے ہیں۔ ہمیں ذرا سی تکلیف پہنچ جائے تو چیخنا چلانا شروع کردیتے ہیں، صبر سے رہو،

﴿ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ (الآیہ) ﴾

(سورہ البقرہ آیت ۱۵۳)

اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہیں، ہم مصیبت میں صبر سے کام لیں اللہ تعالیٰ کو مدد کے لیے پکاریں تو وہ ضرور اس مصیبت کو ہم پر سے ہٹائیں گے ان شاء اللہ، اللہ پاک سے امیدوار رہو، کہیں اور کوئی خدا ہے، ایک ہی تو ہمارا اللہ ہے، کہاں جاؤ گے، اُنہی سے روتے رہو، اسی چوکھٹ پر سر رگڑتے رہو۔

تو میں عرض کر رہا تھا کہ غیظ وہ غصہ ہے جس میں بندہ اندر اندر گھٹتا رہتا ہے اور غضب وہ غصہ ہے جس میں ارادۂ انتقام ہوتا ہے۔ دوسرا فرق یہ ہے کہ غضب کی نسبت اللہ کی طرف بھی ہے اور مخلوق کی طرف بھی ہے، مخلوق کے لیے بھی کہا جاسکتا ہے کہ آجکل صاحب غضبناک ہیں، ابا آجکل غضب میں ہیں اور اللہ تعالیٰ کے لیے بھی غضب کا لفظ استعمال ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے غضب سے بچو اور غیظ کی نسبت صرف مخلوق کے لیے ہے، اللہ کے ساتھ غیظ کا استعمال جائز نہیں۔ یہ تفسیر روح المعانی میں لکھا ہے اور مخلوق کے غضب کا اور اللہ تعالیٰ کے غضب کا فرق بیان کیا ہے اس حدیث کی روشنی میں کہ جب مخلوق کو غضب یعنی غصہ آتا ہے تو اسکے دل میں آگ لگ جاتی ہے۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں

اِتَّقُوْا الْغَضَبَ فَاِنَّهٗ جَمْرَةٌ تَتَوَقَّدُ فِیْ قَلْبِ ابْنِ آدَمَ

غصہ سے بچو! کیونکہ یہ آگ کا شعلہ ہے جو اولادِ آدم کے دل میں روشن ہوتا ہے، اَلَمْ تَرَوْا کیا تم دیکھتے نہیں ہو اِلٰی حُمْرَةِ عَیْنَیْهِ جس کو غصہ آتا ہے اس کی آنکھیں لال ہو جاتی ہیں، آنکھوں کی سرخی بتا رہی ہے کہ اندر آگ لگی ہوئی ہے وَانْتِفَاخِ اَوْدَاجِهٖ اور اس کی گردن کی رگیں پھول جاتی ہیں لیکن یہ علامت مخلوق کے لیے ہے۔ اللہ تعالیٰ کے غضب کے لیے یہ ترجمہ جائز نہیں ہوگا۔ جب غضب کی نسبت اللہ کی طرف کی جائے گی تو اس کا ترجمہ یہ کیا جائے گا:

اِرَادَةُ الْاِنْتِقَامِ مِنَ الْعُصَاةِ وَاِنْزَالُ الْعُقُوْبَةِ بِهِمْ

کہ اللہ تعالیٰ نے نافرمانوں سے بدلہ لینے کا اور ان پر عذاب نازل کرنے کا ارادہ

کرلیا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے غصے سے محفوظ فرمائیں۔

غصّہ کے نفاذ کے حدود

غصہ کو بالکل ختم کر دینا ہم پر فرض نہیں ہے کیونکہ اگر غصہ بالکل نہ ہو تو ہم جہاد بھی نہیں کر سکتے اور وہاں غصہ ضبط کرنا جائز بھی نہیں۔ جہاں دین کو نقصان پہنچ رہا ہو، وہاں غصہ کرنا فرض ہو جائے گا تا کہ دین کو نقصان نہ ہو۔ علامہ آلوسی رحمۃ اللہ علیہ کو اللہ تعالیٰ جزاءِ خیر دے، غصہ کو ضبط کرنے میں شرط لگادی یعنی شرط شئی یہاں پر ثابت ہوگی اور بشرطِ شئی کیا ہے؟

اِذَا لَمْ یَکُنْ بِذَالِکَ الْغَضَبِ اِخْلَالُ الدِّیْنِ

غصہ ضبط کرنے سے اگر دین میں خلل کا خطرہ ہو تو وہاں غصہ کرنا لازم ہوگا۔ اگر ہندوستان سے جنگ شروع ہو جائے اور کوئی آدمی بارڈر پر جا کر کہے کہ جناب ہندو بھائیو! ناچیز حقیر فقیر عبدالقدیر آپ سے لڑنے کے لیے آیا ہے تو بتاؤ ایسا کہنا جائز ہوگا؟ ایسے وقت میں تواضع حرام ہے، وہاں یہ کہنا پڑے گا کہ تم سیر ہو تو ہم سوا سیر ہیں، دس بیس ہزار کو مار کر پھر شہید ہوں گے، ہم کو آلو گاجر نہ سمجھنا، ہم سبزی نہیں ہیں، گوشت کھاتے ہیں، بہادر قوم ہیں، کلمہ لا الٰہ الا اللہ ہمارے دلوں میں ہے، اس لیے یہ تفسیر بیان کر رہا ہوں کہ غصہ ضبط کرنا جب جائز ہوگا کہ دین کا خلل نہ ہو، عربی عبارت اس لیے بیان کرتا ہوں کہ جو علماء دین بیٹھے ہیں ان کو یقین آجائے کہ اختر جو بیان کر رہا ہے کتابوں کے حوالے سے بیان کر رہا ہے۔

اِذَا لَمْ یَکُنْ بِذَالِکَ الْغَضَبِ اِخْلَالُ الدِّیْنِ

جس غصے کو ضبط کرنے سے دین کو نقصان نہ پہنچے وہاں غصہ ضبط کرنا جائز ہے۔

غصّہ پی جانے کے چار انعامات

اس کے بعد علامہ آلوسی نے اس کی تفسیر میں چار حدیثیں بیان کی ہیں۔

پہلا انعام۔ امن وسکون

پہلی حدیث یہ ہے کہ جس کو غصہ آئے اور اس غصے کو وہ پی جائے اور انتقام لینے کی طاقت رکھتا ہے لیکن انتقام نہیں لیتا۔

مَنْ کَظَمَ غَیْظاً وَّھُوَ یَقْدِرُ عَلٰی اِنْفَاذِہٖ

جس کو غصہ آیا اور وہ اس کو نافذ کرنے کی طاقت بھی رکھتا ہے لیکن محض اللہ کے لیے ضبط کیا۔

مَلَأَ اللّٰہُ قَلْبَہٗ اَمْناً وَّاِیْمَاناً

(الجامع الصغیر، ج:۲،ص:۱۷۹)

اللہ اس کے دل کو ایمان، سکون اور امن سے بھر دے گا یعنی سکون بھی دے گا اور ایمان بھی اس کا اعلیٰ درجے کا ہو جائے گا۔

حضرت پھولپوریؒ کی تواضع اور فنائیت

میں اپنے شیخ حضرت مولانا شاہ عبدالغنی پھولپوری رحمۃ اللہ علیہ کا واقعہ سنا رہا تھا کہ جب حضرت نے مل جوتنے والے نوجوان سے جا کر معافی مانگی تو رات ہی کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی۔ میرے شیخ نے خواب میں دیکھا کہ اُن کی کشتی سے کچھ فاصلہ پر ایک اور کشتی پر سرورِ عالم محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف فرما ہیں اور آپ کی کشتی میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی تشریف فرما ہیں۔ سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا اے علی! عبدالغنی کی کشتی کو میری کشتی سے جوڑ دو، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے میرے شیخ کی کشتی کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی کشتی سے ملا دیا اور کشتی ملانے سے ''ٹک'' کی آواز آئی۔ میرے شیخ فرماتے تھے کہ کئی برس ہوگئے اس خواب کو مگر کشتی ملنے سے

تک کی آواز کا مزہ ابھی تک آرہا ہے اور حضرت شاعر نہیں تھے مگر اس نعمت کو اپنے شعر میں بیان کردیا۔

مضطرب دل کی تسلی کے لیے
حکم ہوتا ہے ملا دو ناؤ کو

کتنا بڑا انعام ملا، معافی مانگ لینے سے۔ تو جس پر بے جا غصہ کرو تو فوراً معافی مانگ لو۔

دوسرا انعام: اپنی پسند کی حُور کا انتخاب

اب دوسری حدیث بھی سن لیجیے کہ جس کو غصہ آئے اور وہ ضبط کرلے، حالانکہ اس کو نافذ کرنے کی، انتقام لینے کی طاقت رکھتا ہے لیکن اللہ کے خوف سے انتقام نہیں لیتا اس کو اللہ تعالیٰ اختیار دیں گے:

فَلْيَتَخَيَّرْ مِنْ أَيِّ حُوْرٍ شَاءَ

(ابو داؤد شریف، ج:۲، ص:۳۰۳)

تم جس حور کو چاہو انتخاب کرلو، اپنی پسند کی چھانٹ لو، آج تمہارے صبر کا بدلہ تمہیں ملے گا۔

تیسرا انعام: اللہ کی طرف سے ایک خاص اعزاز

غصہ ضبط کرنے کی فضیلت میں تیسری حدیث ہے کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی طرف سے اعلان ہوگا مَنْ کَانَ اَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ جس کا کوئی حق اللہ کے ذمہ ہو فَلْيَقُمْ وہ کھڑا ہو جائے فَلَا يَقُوْمُ اِلَّا اِنْسَانٌ عَفَا پس کوئی شخص کھڑا نہ ہوگا سوائے اس کے جس نے دنیا میں کسی کی خطاؤں کو معاف کیا ہوگا۔

(روح المعانی، ج:۴، ص:۵۸)

چوتھا انعام: جنت میں اُونچے محل اور بلند درجات

اور چوتھی حدیث علامہ آلوسی نے یہ نقل کی کہ جس کو یہ بات پسند ہو کہ جنت

میں اس کے لیے اونچے محل بنائے جائیں اور اس کے درجات بلند ہو جائیں تو اس کو چاہیے کہ جو اس پر ظلم کرے اس کو معاف کردے اور جو اس سے قطع رحمی کرے یہ اس کے ساتھ صلہ رحمی کرے۔ (روح المعانی، ج: ۴، ص: ۵۸)

قرآن پاک کی تعلیم دینے والوں میں شانِ رحمت کا ہونا فرض ہے اور شانِ رحمت جب ہی ہوگی جب غصہ پر قابو ہوگا اس لیے غصہ کی احادیث بیان کردی گئیں۔ اللہ تعالیٰ عمل کی توفیق نصیب فرمائیں۔ آمین۔

اساتذہ امارد سے سخت احتیاط کریں

دوسرا مرض جس سے قرآن پاک کے معلمین کو سخت احتیاط کی ضرورت ہے وہ باہی مرض ہے یعنی بدنگاہی اور عشقِ امارد۔ صوفی اور سالک چوری نہیں کرتا، ڈاکہ نہیں ڈالتا مگر نفس اس کو بدنظری اور گندے خیالات کے ذریعہ اللہ تعالیٰ سے دور کر دیتا ہے اور مولوی و حافظ اور صوفی و سالک کو زیادہ خطرہ امرد سے ہے اور امرد اس لڑکے کو کہتے ہیں جس کی ابھی ڈاڑھی مونچھ نہ آئی ہو یا آگئی ہو مگر اس کی جانب دل کا میلان ہوتا ہو۔ اس لیے قرآن پاک کے اساتذہ کو لڑکوں سے سخت احتیاط کی ضرورت ہے، نہ اُن کے دیکھیں، نہ اُن سے باتیں کریں، نہ اُن سے کوئی جسمانی خدمت لیں۔ اہلِ دین کو عورت کی بہ نسبت اُمرد سے اس لیے زیادہ خطرہ ہے کیونکہ مولوی اور حافظ، عورت کو تنہائی میں بلاتے ڈرے گا یا بدنامی کے خوف سے قریب نہیں جائے گا۔ لیکن لڑکوں سے نفس سینکڑوں بہانے بنا دیتا ہے کہ یہ میرا رشتہ دار ہے یا میرا شاگرد یا میرے دوست کا بیٹا ہے وغیرہ اور آخر کار منہ کالا ہو جاتا ہے غرض احتیاط لڑکوں اور عورتوں دونوں سے لازمی ہے عیناً بھی، قلباً بھی اور قالباً بھی، مشرق و مغرب کی دوری ضروری ہے، مگر اس وقت صرف امارد کے بارے میں عرض کرتا ہوں۔ مزید تفصیل کے لیے احقر کی تصانیف روح کی

بیماریاں اور ان کا علاج، عشقِ مجازی کی تباہ کاریاں اور ان کا علاج اور بدنظری کے ۴۰ نقصانات وغیرہ پابندی سے مطالعہ میں رکھیں۔ کم از کم ۲ یا ۳ صفحات روزانہ اصلاح کی نیت سے پڑھیں۔

یوں تو ہر صوفی سالک کو امردوں سے احتیاط ضروری ہے۔ لیکن خصوصاً وہ لوگ زیادہ فکر کریں جن کا واسطہ امارد ہی سے ہوتا ہے یعنی قرآن پاک پڑھانے والے اور کتب پڑھانے والے اساتذہ۔ ہمارے بزرگوں کا طریقہ اس معاملہ میں احتیاط کا رہا ہے۔ وہ اپنے نفس پر بھروسہ نہیں کرتے تھے۔

غیر حسین لڑکوں سے بھی احتیاط ضروری ہے

نفس پٹی پڑھاتا ہے کہ امارد سے احتیاط جب ہے، جب شہوت ہو اور مجھے شہوت نہیں ہے۔ حالانکہ حدیث پاک میں ہے کہ:

اَلْمُتَّقِی مَنْ یَّتَّقِی الشُّبُھَاتِ

متقی وہ ہے جو شبہ کی چیزوں سے بھی بچتا ہے

اور دوسری حدیث میں ہے:

اِتَّقُوْا بِمَوَاضِعِ التُّھَمِ

اپنے کو تہمت سے بچاؤ۔

شروع شروع میں کچھ معلوم نہیں ہوتا پھر آہستہ آہستہ دل لگی دل کا روگ بن جاتی ہے۔ نفس میدان ہموار کراتا ہے، کہ ارے اس میں تو کوئی خاص بات نہیں، نمک کم ہے، اس کی طرف تو میلان نہیں ہوتا لیکن ہلکا نمک عشق میں مبتلا کرا کے بدفعلی کرا دیتا ہے۔ احقر عرض کرتا ہے کہ ہلکا نمک یعنی معمولی حسن زیادہ خطرناک ہوتا ہے جیسے جب بخار ۱۰۴ ڈگری کا ہوتا ہے تو ہر ایک احتیاط کرتا ہے مگر کم بخار پر توجہ نہیں دیتا حتیٰ کہ یہ ہڈیوں میں اتر جاتا ہے اور تپ دق بن جاتا ہے۔ اس لیے

چاہے میلان نہ ہو، نمک کم ہو پھر بھی امارد سے مکمل احتیاط کرو۔ ان سے ہنسی مذاق، تنہائی میں ان کے ساتھ رہنا ان سے بدنی خدمت لینا آہستہ آہستہ دل کا روگ بن جاتا ہے۔ بس سمجھ لو لڑکا ہے تو کچھ دن کے بعد نانا ابو ہو جائے گا۔ جب ۷۰ برس کا ہو کر آئے گا تو اب اس سے عشق لڑاؤ گے؟ کون ظالم ہے جو اس سے عشق لڑائے گا، سارا عشق ناک کے راستے نکل جائے گا اور لڑکی نانی اماں بن جائے گی، تب اس سے کہو گے کہ ایک زمانہ میں ہم تم پر عاشق تھے؟ لہذا سب افسانے، سب خواب ہیں۔ بس نہایت احمق، انٹرنیشنل گدھا، اور خبیث ہے جو عشق مجازی میں مبتلا ہو کر اپنی رسوائی اور منہ کالا کرنے کا انتظام کرتا ہے۔ فاعل اور مفعول ایک دوسرے کی نظر میں ہمیشہ کے لیے ذلیل و رسوا ہو جاتے ہیں، نظر نہیں ملا سکتے اور شاگرد ایسے استاد کو ہر جگہ ذلیل کرتا ہے کہ دیکھو یہ قرآن شریف پڑھاتا ہے اور کیسے خبیث کام کرتا ہے۔

نفس کی چالوں سے ہوشیار!

نفس کی چالیں بہت باریک ہوتی ہیں، اس کی چالوں کو وہی سمجھ سکتا ہے جس پر اللہ تعالیٰ کا فضل ہو ورنہ حسین لڑکوں کو دیکھ کر نفس ان پر بہت مہربانی کرتا ہے کہ یہ لڑکا بہت ذہین ہے اس کو پیار سے پڑھاؤں تو صحیح پڑھے گا۔ لہذا اُسے گود میں بٹھانا، چوما لینا، کھانے پینے کی چیز دینا، گال کو چھونا، گلے لگانا، اس کے لیے دل میں گندے خیالات پکانا یہ سب ظلم ہے، حرام ہے۔ اس سے کپڑے ناپاک ہو جاتے ہیں، وضو ٹوٹ جاتا ہے پھر اسی حال میں قرآن پاک کو ہاتھ لگا رہے ہیں اور جہنم کو اپنے اوپر حلال کر رہے ہیں۔

لڑکوں کے عشق کی ذِلت و رسوائی اور عذاب

جب سے زمین آسمان قائم ہوئے ہیں کسی شخص کو عشق مجازی سے عزت

نہیں ملی، سب کو رُسوا ہونا پڑا، اس لیے اپنا منہ کالا مت کرو۔ اللہ کے لیے اپنی جانوں پر رحم کرو۔ لڑکوں کے عاشقوں کو لوگ نہایت ذلت وحقارت سے دیکھتے ہیں۔ کوئی یہ نہیں کہتا کہ یہ فلاں لڑکے کے عاشق صاحب دامت برکاتہم وعمت فیوضہم ہیں بلکہ جدھر سے گزرتا ہے سب کہتے ہیں کہ یہ لونڈے باز جارہا ہے۔ سب کا جی چاہے گا کہ اس کو جوتے مارے لہٰذا خدا کے لیے کہتا ہوں کہ اپنے کو رُسوا مت کرو، نظر ہی مت ڈالو۔ نظر ڈالنے سے ہی ساری خرابی ہوتی ہے، عقل خراب ہوجاتی ہے، دل میں گندے خیالات شروع ہوجاتے ہیں اور انجام کار بدفعلی کی آخری منزل تک پہنچ جاتا ہے۔ قومِ لوط کے اس عمل پر اللہ تعالیٰ کو اتنا غصہ آیا کہ ایسا عذاب کسی قوم پر نازل نہیں ہوا کہ چھ لاکھ کی چھ بستیوں کو حضرت جبریل علیہ السلام اپنے ایک بازو سے اٹھا کر آسمان تک لے گئے اور وہاں سے الٹ دیا فَجَعَلْنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا بتاؤ اتنے اوپر سے گرنے کے بعد کوئی بچ سکتا تھا؟ لیکن اللہ تعالیٰ اتنے غضب ناک تھے کہ آسمان سے ان پر پتھروں کی بارش برسائی وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ حِجَارَةً مِّنْ سِجِّيْلٍ اور ان پتھروں پر ہر ایک مجرم کا نام لکھا ہوا تھا جو اس کو جاکر پکڑ لیتا تھا مُسَوَّمَةً عِنْدَ رَبِّكَ لِلْمُسْرِفِيْنَ چھ لاکھ مجرمین بھوسہ بن گئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت سے آج بستی تو نہیں الٹے گی لیکن اللہ تعالیٰ عقل کو الٹ دیتے ہیں کہ جس سوراخ سے گُو اور گندگی ہو اُنکتی ہے یہ ظالم اُن سوراخوں میں ڈاڑھی اور گول ٹوپی کے ساتھ سور کی طرح گھسا ہوا ہے اور صالحین کو بدنام کررہا ہے۔ سور کو باغ میں چھوڑ دو تو وہ پاخانہ ہی تلاش کرے گا۔ اسی طرح سور خصلت لوگ بھی پاخانہ کو تلاش کرتے ہیں۔ یاد رکھو! عورت کے پاس جانے سے، زنا سے صوفی، مولوی اور حافظ اس لیے ڈرتا ہے کہ حمل ٹھہر گیا تو رُسوا ہوجاؤں گا، پٹائی ہوگی اور شیطان یہی پڑھاتا ہے کہ لڑکوں کے ساتھ بدمعاشی کرنے سے راز نہیں کھلے گا۔ لیکن راز کھل کے رہتا ہے اور ایسی رسوائی

ہوتی ہے کہ منہ دکھانے کے قابل نہیں رہتا، خوب غور سے سُن لو کہ حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ عشق لڑکوں کا حرام ہے اور اس کی ظلمت عورتوں کے عشق سے بھی شدید ہے۔ گو دونوں حرام ہیں لیکن عورت اگر بیوہ ہوگئی، بعد میں رشتہ بھیج دیا اور نکاح ہو گیا تو حلال ہو جائے گی مگر امردوں کا عشق حرام در حرام ہے اور گُھورگُھو ہے، یہ کبھی حلال نہیں ہو سکتا ہے۔

مرد کا بے پردہ لڑکیوں کو پڑھانا حرام ہے

نفس کی ایک چالاکی یہ ہے کہ دین کی خدمت کے بہانے جوان لڑکیوں کو پڑھانے کی فکر ہو جاتی ہے کہ اگر میں نے اس سولہ سالہ لڑکی کو قرآن پاک نہ پڑھایا تو اللہ تعالیٰ میری گردن پکڑیں گے۔ یہ سب نفس کی بد معاشی ہے۔ دین کی خدمت کے اور بھی طریقے ہیں۔ بن سنور کر جانا اور تنہائی میں پڑھانا، لڑکی یا لڑکی کی والدہ یا دوسری عورتوں پر دم کرنا، سب حرام ہے، اپنا دم نکل رہا ہے، اور اُن پر دم کر رہا ہے، ان پر پھونک چھوڑ رہا ہے اور اپنی پھونک نکل رہی ہے۔ چائے لینے کے بہانے پڑھانے کے بہانے نامحرم کو چھو رہا ہے، دیکھ رہا ہے، سب حرام کام کر رہا ہے، یہ دین کی خدمت ہے؟ اللہ کا عذاب اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی لعنت کی بددعا اپنے اوپر لے رہا ہے۔

آج کل دینی تعلیم کے نام پر ایسے اسکول بن رہے ہیں جن میں دنیوی تعلیم بھی دی جاتی ہے لیکن اکثر اسکولوں میں جوان لڑکیوں کو بغیر پردہ کے ڈاڑھیوں اور ٹوپیوں والے مرد پڑھا رہے ہیں۔ افسوس صالحین کی وضع کی عزت کا بھی خیال نہیں اور غضب یہ ہے کہ ہمارے بزرگوں کی نسبت کے بورڈ بھی لگا رکھے ہیں اور اکثر اسکولوں میں لڑکے اور لڑکیوں کے آنے جانے کا راستہ ایک ہے اور داخلہ کے لیے یا ماہانہ رپورٹ کے لیے یا اولاد کے بارے میں والدین کو مطلع

کرنے کے لیے والدین کو بلایا جاتا ہے تو پردہ کا کوئی انتظام نہیں ہوتا اور عورتیں اکثر بے پردہ اسکولوں کے ذمہ داروں سے جو دینی وضع میں ہوتے ہیں ملاقات کرتی ہیں۔ دین کے نام پر بے دینی کا کھیل کھیلا جارہا ہے۔ ایسے اسکولوں میں ایک فتنہ اور ہے کہ خدمت کے لیے جوان ماسیاں رکھی ہوئی ہیں جو اساتذہ کو چائے پانی اور کھانا وغیرہ پیش کرتی ہیں۔ اگر اللہ والا بننا ہے تو مرجاؤ مگر حرام کام نہ کرو، عورتوں سے خدمت نہ لو، نہ ان سے گفتگو کرو، نہ آواز کو نرم کرو۔ اگر یہ سب کیا تو دل کا قبلہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے پھر جائے گا اور دل کی پشت اللہ تعالیٰ کی طرف ہوجائے گی۔

ان اسکولوں میں سالانہ تقریب تقسیم اسناد یا تقسیم انعامات ایک نیا فتنہ اور بے پردگی کا پیش خیمہ ہے یعنی ابھی سے اگر روک ٹوک نہ کی گئی تو اس کی انتہا بے پردگی کی صورت میں ظاہر ہوگی۔ یہ تقریب اسکول کے احاطہ میں ورنہ شادی ہالوں میں منعقد کی جاتی ہے اور پردہ کے نام پر قنات بھی لگائی جاتی ہے لیکن لڑکیوں کو سند یا انعام دینے کے لیے اسٹیج پر بلایا جاتا ہے جو اگرچہ برقع میں ہوتی ہیں لیکن سب مرد تماشائی اُن کی طرف دیکھتے ہیں اور لڑکیوں کو بھی احساس ہوتا ہے کہ ہمیں دیکھا جارہا ہے۔ مردوں کا اس طرح عورتوں کو دیکھنا خواہ وہ پردہ ہی میں ہوں اور عورتوں کا در پردہ خود کو دکھانا نگاہ اور دل کی خباثت کا باعث نہ ہوگا؟ اور موجب لعنت نہ ہوگا؟ غرض یہ طریقہ موجودہ صورت میں بے حیائی ہے اور اللہ پناہ میں رکھے مستقبل میں اس کا انجام بے پردگی ہے۔

اور ان بدعنوانیوں کی وجہ مال اور دُنیا کی محبت ہے کیونکہ ایسے اداروں میں پیسہ خوب آتا ہے اس لیے دُنیا کی متاعِ قلیل کی خاطر ہر منکر کو نظر انداز کیا جارہا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم پر رحم فرمائیں اور اصلاح کی توفیق عطا فرمائیں آمین۔

پردہ سے پڑھانا بھی فتنہ سے خالی نہیں

اس کے علاوہ لڑکیوں کے ایسے مدرسوں میں جہاں خالص دینی تعلیم دی جاتی ہے لیکن جہاں پردہ سے مرد پڑھاتے ہیں بدعنوانیوں کی اطلاعات آرہی ہیں کہ مدرسۃ البنات سے عشق البنات ہوگیا۔ حکیم الامت مجدد الملت مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے آج سے پچاس سال قبل فرمادیا تھا کہ اگر مدرسۃ البنات کھولو گے تو سر پکڑ کر روؤ گے۔ چنانچہ احقر نے پاکستان ہندوستان ری یونین ساؤتھ افریقہ وغیرہ جہاں بھی مدرسۃ البنات دیکھے دینی لحاظ سے صحیح اور مکمل انتظام کہیں نظر نہ آیا۔ عورتوں کی تربیت واصلاح کے لیے اسلاف کے طریقوں سے بہتر کوئی طریقہ نہیں۔

قرآن پاک کے اساتذہ کو خاص نصیحت

قرآن پاک کے اساتذہ کو خاص نصیحت ہے کہ لڑکوں سے پاؤں نہ دبوائیں۔ جو اُن سے پاؤں دبوائے گا وہ اُن کے فتنہ سے نہیں بچ سکے گا۔ جنہوں نے اپنے نفس پر بھروسہ کیا اور احتیاط نہ کی آخر کار ان کا منہ کالا ہوا اور ذرا دیر کی لذتِ حرام کے بدلہ اللہ تعالیٰ کا غضب خرید لیا، اللہ تعالیٰ کے غضب سے بڑھ کر کوئی خطرناک چیز نہیں لہٰذا ہوشیار ہو جاؤ، کسی حسین لڑکے سے کچھ کام نہ لو، پانی بھی مت مانگو، خود اُٹھ کر پی لو، تھوڑی سی تکلیف اُٹھالو مگر اللہ تعالیٰ کا غضب نہ خریدو۔ مہتمم کے ذمہ ہے کہ وہ اساتذہ کو پابند کرے کہ وہ طالب علموں سے بدنی خدمت نہ لیں خصوصاً پاؤں نہ دبوائیں۔ اگر کوئی استاذ خلاف ورزی کرے تو اُس کے خلاف تادیبی کاروائی کی جائے۔

غرض لڑکوں سے سخت احتیاط کرو نہ اُن سے خدمت لو، نہ بے ضرورت گفتگو کرو، نہ اُن کو دیکھو اور کسی نظر سے بھی نہ دیکھو، شفقت کی نظر سے کیا اُن

کو قصائی کی نظر سے بھی نہ دیکھو، بیٹا بھی نہ کہو کہ بیٹا یہ چیز لے آؤ، بیٹا وہ چیز لے آؤ، بیٹا کہتے کہتے پھر لیٹا ہو جاؤ گے۔ غرض ان حسینوں کو نہ شفقت سے دیکھو نہ غصہ سے دیکھو کیونکہ بظاہر نفس حسین کو غصہ سے سرخ آنکھوں سے دیکھ رہا ہے اور ڈانٹ رہا ہے لیکن اندر اندر حرام لذت درآمد کرتا ہے۔

ایک بات تجربہ کی کہتا ہوں کہ دنیا میں حسینوں سے بدتر ایمان کا دشمن کوئی اور نہیں، اس بات میں جو نفس کو ڈھیلا چھوڑتا ہے کہ بھئی حسینوں کو صرف دیکھ کر ذرا دل بہلائیں گے اور کچھ نہیں کریں گے وہی مار کھاتے ہیں بدنظری گناہ کی پہلی سیڑھی ہے۔ یہ وہ آٹومیٹک زینہ ہے جو گناہ کی آخری منزل یعنی بدفعلی پر لے جا کر چھوڑتا ہے اور ایسا شخص آخر کار ذلیل و رسوا ہو جاتا ہے خصوصاً جب کوئی مولوی، حافظ یا صوفی غلطی کرتا ہے تو اور زیادہ گالیاں ملتی ہیں۔ وہ معشوق بھی ذلیل کرتا ہے کہ ہم تو سمجھتے تھے کہ گول ٹوپی اور ڈاڑھی میں کوئی فرشتہ ہوگا مگر کمبخت بالکل شیطان نکلا۔

خبیث فعل

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ارشاد فرمایا رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے

اِنَّ اَخْوَفَ مَا اَخَافُ عَلٰی اُمَّتِیْ عَمَلُ قَوْمِ لُوْطٍ

سب سے زیادہ خوف جو میں اپنی اُمت پر کرتا ہوں وہ قومِ لوط کا عمل ہے۔

(مشکوٰۃ ص ۳۱۲۔ بحوالہ ترمذی وابن ماجہ)

یہ ایسی خطرناک بیماری ہے جو دُنیا میں بھی ذلیل و رسوا کر دیتی ہے کہ آدمی منہ دکھانے کے قابل نہیں رہتا اور ایسے ایسے مصائب آتے ہیں جو احاطہ تحریر میں نہیں آسکتے اور آخرت کا عذاب تو ہے ہی۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

﴿ تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَا تَقْرَبُوْهَا ﴾

(سورۃ البقرۃ ۱۸۷)

اللہ تعالیٰ کی حدود کے قریب بھی مت جاؤ۔

لَا تَقْرَبُوْا یہ اللہ کا لَا ہے جو اس لَا کو ہٹائے گا اور تَقْرَبُوْا ہوگا وہ تَفْعَلُوْا ہو کر دنیا و آخرت میں ذلیل ہو جائے گا۔ اسے ہوش نہیں رہے گا کہ میں کون ہوں، کس کا ہوں، بس پاخانہ اور پیشاب کی گٹر لائنوں میں گھس جائے گا۔

اللہ تعالیٰ نے یہ دل اپنی محبت کے لیے بنایا ہے، ہگنے، موتنے، گلنے سڑنے والی لاشوں کے لیے نہیں بنایا۔ ذرا سوچو! کتنے خبیث مقامات پر اپنی زندگی ضائع کرنا چاہتے ہو جہاں سے گو نکلتا ہے۔ کیا اللہ تعالیٰ نے دنیا میں ہمیں اس لیے پیدا کیا ہے کہ ہم مقامِ گو اور مقامِ گندگی ہوا پر اپنی زندگی کے قیمتی ایام ضائع کریں۔ جس ایک سانس میں آدمی اللہ کو یاد کر کے اللہ والا بن کر فرشتوں سے افضل ہو سکتا ہے ان قیمتی سانسوں کو گو کے مقام پر وقف کر کے خدا کا غضب مول لینا کہاں کی عقلمندی ہے؟

مرتکبِ بدفعلی کی تعلیمِ قرآن پاک سے محرومی

قرآن پاک پڑھانا فرضِ کفایہ ہے اور تقویٰ فرضِ عین ہے۔ پس جو شخص ایک مرتبہ بھی اس گناہ میں مبتلا ہو گیا ہے اس کے لیے جائز نہیں کہ وہ تدریس کرے کیونکہ بچوں کو پڑھانے سے وہ دوبارہ مبتلا ہونے سے نہیں بچ سکتا۔ ایسا شخص امامت کرلے یا تجارت کرلے خواہ سبزی بیچ کر گذارہ کرلے لیکن بچوں کو نہ پڑھائے۔ دینی خدمت کا مقصد اللہ کو راضی کرنا ہے، جو کام غضبِ الٰہی کا سبب ہو وہ دینی خدمت میں شمار ہی نہیں ہو سکتا۔ خدا کے غضب اور نافرمانی سے بچنا فرضِ عین ہے۔ مرد مرد کے لیے کبھی حلال نہیں ہو سکتا، وہ بہت بدمعاش اور کمینہ ہے جو لڑکوں کے عشق میں مبتلا ہوتا ہے۔ جو چیز دائماً حرام ہے اس کی طرف لالچ

کرنا گناہ ہے، کمینہ پن ہے۔ اللہ نے مردوں کو مردوں کے لیے بچپن سے بڑھاپے تک حرام کیا ہے، جو لوگ دیندار ہیں خصوصاً مدارس میں پڑھانے والے اور صوفیا اور خانقاہوں والے اس کا خاص خیال رکھیں۔ کیونکہ اگر کوئی اس فعل میں مبتلا ہوا تو وہ مدرسہ اور خانقاہ اور تمام اللہ والوں کی بدنامی کا سبب ہوگا۔ اہل اللہ سے امت کو اگر بدگمانی ہوئی تو اس کا سارا وبال اس شخص کی گردن پر ہوگا۔

مجرمانہ خوشی

میں کہتا ہوں اس فعل کی خبر سن کر دل میں خوشی بھی محسوس نہ کرو۔ جس فعل پر اللہ تعالیٰ اتنا غضب ناک ہوئے کہ بستی الٹ دی اور پتھر بھی برسایا۔ اس خبیث فعل کی خبر سن کر مومن کو خوش ہونا زیب دیتا ہے؟ اس لیے جو اس فعل خبیث میں مبتلا ہوگا یا جو یہ فعل تو نہ کرے لیکن اس فعل سے راضی ہو اور اس کی خبر سن کر مزہ لے وہ بھی مجرم ہے، اس کی عقل پر عذاب آئے گا، اور عقل پر پتھر برس جائیں گے، حماقت اور بے وقوفی کے اعمال اس سے صادر ہوں گے اور ذلیل ہو جائے گا۔

حسین یا بال بردار جہاز؟

سوچو کہ آج جس لڑکے پر سب کچھ قربان کرنے کو تیار ہو کل جب اس کے مونچھیں آجائیں گی، ڈاڑھی نکل آئے گی، بغل میں بال، سینے پر بال، پیٹھ پر بال، ہر طرف بال ہی بال ہوں گے اور وہ بال بردار جہاز ہو جائے گا، اس وقت اس پر قربان ہونے کو دل چاہے گا؟ آہ مجاز کتنا بڑا دھوکہ ہے۔ میرے اشعار ہیں ؎

کبھی جو سبزہ آغازِ جواں تھا
تو سالارِ گروہِ دلبراں تھا
بڑھاپے میں اُسے دیکھا گیا جب
کسی کا جیسے وہ نانا میاں تھا

بوڑھے اور بوڑھیوں کے جلوس کا مراقبہ

پس جو آج حسین نظر آ رہے ہیں، یہ کل سو برس کے ہوں گے۔ مراقبہ کرو کہ ••• بڈھوں اور بوڑھیوں کا جلوس نکل رہا ہے۔ کمر جھکی ہوئی ہے، گردن ہل رہی ہے، چہرے پر جھریاں پڑی ہوئی ہیں، منہ سے رال بہہ رہی ہے، پیچھے سے دست نکل کر ان کی سوکھی ہوئی ٹانگوں پر بہہ رہا ہے اور ان دستوں پر مکھیوں کی بریگیڈ کی بریگیڈ بیٹھی ہوئی ہے۔ ایک لاکھ مکھیاں دستوں پر بھنک رہی ہیں اور بھگانے سے بھی نہیں بھاگ رہی ہیں اور ان بڈھوں کے ہاتھ میں جھنڈے ہیں ان پر لکھا ہوا ہے اے ہمارے عاشقو! اے بے وقوفو! اے اُلّوو! تم کہاں ہو؟ تم تو ہمیں دیکھا کرتے تھے، اب کیوں نہیں دیکھتے۔ اب تمہاری وہ وفاداریاں، جاں نثاریاں، فداکاریاں، اشکباریاں، آہ و زاریاں، انجم شماریاں کیا ہوئیں؟ آؤ! اب ہمارا بوسہ لو، ہمارے بہتے ہوئے دستوں کو چاٹو اور رال کو چوسو۔ اے نالائقو! کہاں تم نے زندگی ضائع کی، اب اپنے منہ پر جوتے لگاؤ۔ دوستو! اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگو کہ اللہ تعالیٰ مجاز کے دھوکے سے ہم سب کو محفوظ فرمائے۔

قرآن مجید میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کی قسم کا راز

اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں اس خبیث فعل کے نشہ کی مذمت عجیب انداز میں فرمائی کہ اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زندگی کی قسم کھائی:

﴿ لَعَمْرُكَ اِنَّهُمْ لَفِيْ سَكْرَتِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ﴾

(سورۃ الحجر آیت ۷۲)

(اے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) قسم ہے آپ کی حیات کی کہ لڑکوں کے ساتھ بدفعلی کرنے والی یہ بدمعاش قوم لوط اپنے نشہ میں پاگل ہو رہی تھی۔

ایک بار دل میں خیال آیا کہ ایسی گندی قوم کے تذکرہ پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم

کی حیاتِ مبارکہ کی قسم اللہ تعالیٰ نے کیوں اُٹھائی۔ اللہ تعالیٰ کے کرم سے دل میں جواب آیا کہ جس طرح قومِ لُوط شہوت وباہ کے نشہ میں پاگل ہو رہی تھی اور اپنے نبی کو دھمکیاں دے رہی تھی اسی طرح اہلِ مکہ تکبر وجاہ کے نشہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کی دھمکیاں دے رہے تھے۔ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کی قسم کھا کر اللہ تعالیٰ نے بتادیا کہ جس طرح شہوت پرستوں کے نشۂ باہ کو ہم نے پاش پاش کردیا اسی طرح اہلِ مکہ کے تکبر وجاہ کو بھی ہم پاش پاش کردیں گے اور آپ کی زندگی کی حفاظت فرمائیں گے۔

اور زنا کے نشہ کے لیے اللہ تعالیٰ نے یَعْمَھُوْنَ نہیں فرمایا لیکن اس خبیث فعل کے لیے لَفِیْ سَکْرَتِہِمْ یَعْمَھُوْنَ کا جو عنوان اختیار فرمایا اس سے معلوم ہوا کہ اس خبیث فعل کا نشہ زیادہ خبیث ہے۔ اس لیے صلوٰۃ الحاجت پڑھ کر رودو کہ اے اللہ! ہم کو وفاداری عطا فرما کہ ہم روٹی آپ کی کھاتے ہیں لیکن جب نمکین شکل سامنے آتی ہے تو پاگل کُتّے کی طرح ہوجاتے ہیں، اس وقت انسان نہیں رہتے۔ جس وقت انسان اللہ کی نافرمانی اور غضب اور قہر کے سائے میں ہوتا ہے اس وقت وہ کیا انسان رہتا ہے۔ اس وقت اس میں شرافت اور انسانیت ہوتی ہے؟ بس سلوک کا حاصل یہ ہے کہ اپنی حرام تمناؤں اور حرام آرزوؤں کا خون کرکے اللہ تعالیٰ سے وفاداری کرو، اس کے قانون کا احترام کرو، نظر کی حفاظت کرو اور مولیٰ کو پالو۔

بدفعلی سے بچانے والا ایک مراقبہ

اگر نفس کہے کہ یہ نہیں ہوسکتا تو تم نفس سے کہو کہ او کمینے! تو جس سے بدفعلی کرنا چاہتا ہے تو یہ لڑکا بھی کسی کا بیٹا ہے، کسی کا بھائی ہے اور ایک دن ابا ہونے والا ہے تو کیا اپنی اولاد سے، اپنے بیٹے سے، اپنے بھائی سے، اپنے ابا سے بدفعلی

کرے گا؟ اس کے علاوہ ہر فردِ بشر پیغمبر زادہ ہے، کیا پیغمبر زادہ سے کوئی بدفعلی کی جرأت کرسکتا ہے؟ سوچو! پیغمبر کے بیٹے کے ساتھ بدفعلی کرنا حق تعالیٰ کا غضب مول لینا ہے یا نہیں؟

غضِ بصر کے ساتھ حفاظتِ فرج کے حکم کا راز

قرآن پاک کے اساتذہ کرام سے گذارش کرتا ہوں کہ وہ بہت زیادہ تقویٰ سے رہیں۔ جس لڑکے میں ایک ذرہ نمک، ذرا سی بھی کشش ہو، ہرگز اس کو نہ دیکھیں، اس کو دیکھنا حرام ہے۔ جس نے نظر کی حفاظت نہیں کی، اس کی شرمگاہ محفوظ نہیں رہی۔ اسی لیے حق تعالیٰ نے یَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ کے فوراً بعد وَیَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ کا حکم دیا۔ معلوم ہوا کہ جس کی نگاہیں محفوظ ہوں گی اس کی شرمگاہ بھی محفوظ رہے گی اور اس کا عکس کر لیجیے یعنی جس کی نگاہ خراب ہوگی اس کی شرمگاہ محفوظ نہیں رہ سکتی۔ کسی باپ سے پوچھو کہ اس پر کیا گذرتی ہے اگر اسے خبر مل جائے کہ فلاں حافظ صاحب نے میرے لڑکے کے ساتھ بدفعلی کی ہے۔ اگر اس کا بس چلے تو مردود کا خون پی لے۔ ایسے واقعات ہوئے ہیں کہ باپ نے بدمعاش استاد کو گولی سے مار دیا اور بعض اپنی جان بچا کر شہر سے ہمیشہ کے لیے فرار ہوگئے۔ جو اہل اللہ سے اپنے نفس کی اصلاح نہیں کراتے وہ نفس اور شہوت کے بندے ہوتے ہیں۔ وہ سوچتے نہیں کہ اس فعل کا انجام کیا ہوگا۔ قومِ لوط نے بھی نہیں سوچا تھا تو انجام کیا ہوا؟ چھ لاکھ کی چھ بستیوں کو حضرت جبرئیل علیہ السلام اپنے ایک بازو سے اُٹھا کر آسمان تک لے گئے جبکہ ان کے پانچ سو بازو ہیں یہاں تک کہ آسمان کے فرشتوں نے اس بستی کے کتوں اور مرغوں کی آوازیں سنیں پھر آسمان سے چھ لاکھ کی بستی کو الٹ دیا اور پھر اس پر پتھر بھی برسائے اور ہر پتھر پر ہر مجرم کا نام لکھا ہوا تھا اور اسی کو جا کر وہ پتھر لگتا تھا۔ دیکھو شیطان نے مرنے والی

لاشوں کو اور گُو موت کے مجموعہ کو کیا دکھایا۔ شیطان کی مانی اور پیغمبر کی نہ مانی آخر کار ہلاک ہو گئے۔

بد فعلی سے بچانے والا دوسرا عجیب و غریب مراقبہ

لہٰذا اگر بد فعلی سے بچنا چاہتے ہو تو نگاہوں کی حفاظت کرو۔ سلوک کی ابتداء اور سلوک کی انتہا نگاہوں کی حفاظت ہے، یہی سلوک کی پہلی سیڑھی اور یہی سلوک کی آخری منزل ہے لہٰذا حفاظتِ نظر کا اہتمام کرو، اس کے بعد دوسری تدابیر ہیں مثلاً نظر بچانے کے بعد یہ مراقبہ کرو کہ جس لڑکے کی طرف آج میلان ہو رہا ہے اگر خدانخواستہ اس کے ساتھ منہ کالا کر لیا تو کل یہ لڑکا قطب الاقطاب، ابدال اور تمام اولیاء کا سردار ہو سکتا ہے یا نہیں؟ جو لوگ مستقبل میں غوث اور ابدال ہونے والے ہیں وہ اللہ کے علم میں پہلے ہی سے پیارے ہوتے ہیں۔ اگر علم ہو جائے کہ یہ لڑکا غوث ہے یا قطب اور ابدال ہے تو بتاؤ ہمت ہوگی اُس کے ساتھ بد فعلی کرنے کی؟ اور اگر کسی کے ساتھ منہ کالا کر لیا تو ایسا شخص اللہ تعالیٰ کے نزدیک کتنا مبغوض ہوگا جس نے ان کے ولی کے ساتھ کمینہ پن کیا ہے۔ اس لیے بچپن میں کسی کو مفعول بنا لینا انتہائی بدمعاشی، بدبختی اور کمینہ پن ہے۔

پس معلمین قرآن پاک کو خصوصی ہدایت ہے کہ جب کسی لڑکے کی طرف میلان ہو تو سوچیں کہ اگر آج اس لڑکے سے بدعنوانی کر لی تو اگر کل یہی لڑکا قطب الاقطاب اور اولیاء اللہ کا سردار ہو گیا تو جس وقت وہ سارے عالم کے لیے سجدہ میں گڑگڑا کے دعا کر رہا ہوگا تو اس وقت آپ کو کتنی شرمندگی اور کتنا خوف ہوگا کہ اللہ کے اتنے مقبول بندہ کے ساتھ میں نے بد فعلی کی ہے۔ میں کس قدر بد قسمت اور محروم ہوں، نہ معلوم کب مجھ پر اللہ کا غضب نازل ہو جائے۔ لہٰذا دوستو! بس نظر بچاؤ اور سوچو کہ آج جو لڑکا ہے یہ ہمیشہ لڑکا نہیں رہے گا، ایک دن یہ

بڑا ہو جائے گا اور غوث اور قطب وابدال بھی ہو سکتا ہے۔ ایسے مقبول بندے کولڑکا سمجھ کر اگر آج اس کے ساتھ منہ کالا کر لیا تو اللہ کا کتنا غضب نازل ہوگا کہ میرے پیاروں کے ساتھ نالائق تُو بدفعلی کرتا تھا آج تجھ سے انتقام لوں گا۔ یہ عجیب و غریب مراقبہ اللہ تعالیٰ نے میرے قلب کو عطا فرمایا۔ اگر اس مراقبہ کا استحضار رہے تو آدمی اس خبیث فعل میں مبتلا نہیں ہو سکتا ان شاء اللہ تعالیٰ۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے اور ہم سب کو اپنی حفاظت میں لے لے۔ آمین۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

وَصَلَّى اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ

وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ؕ

بچو گندے عمل سے امردوں سے دُور ہو جاؤ

اگر یہ فعل اچھا تھا خدا پتھر نہ برساتا

عارف باللہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم